ہفت روزہ

# ندائے خلافت

لاہور

27

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
32واں سال

## تنظیم اسلامی کا ترجمان

29 ذوالحجہ 1444ھ تا 6 محرم 1445ھ / 18 تا 24 جولائی 2023ء


## دنیائے اسلام کا اہم مسئلہ

آج دنیائے اسلام کا اولین مسئلہ اخلاقی انحطاط کا نہیں ہے، اور نہ عبادات ونوافل میں تساہل، ترکِ شعائر اور تقلیدِ اغیار آج کے بنیادی مسائل ہیں۔ بے شک یہ مسائل نہایت اہم ہیں اور سعی و توجہ کے پورے مستحق ہیں۔ لیکن عالم اسلامی کا وہ مسئلہ جو طوفان بن کر کھڑا ہوا ہے اور اسلام کی ہستی اس کی زد میں آ گئی ہے، کفروایمان کا مسئلہ ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اسلامی دنیا اسلام پر قائم رہے گی یا اس کا قلادہ اپنی گردن سے اتار دے گی؟ اسلامی دنیا میں آج ایک معرکہ برپا ہے، جس میں ایک طرف مغرب کا فلسفۂ لادینیت (Secularism) ہے، دوسری طرف اسلام، اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام! ایک طرف مادیت ہے اور دوسری طرف آسمانی شریعت! میں سمجھتا ہوں کہ یہ دین اور لادینیت کا آخری معرکہ ہے۔ اور اس کے بعد دنیا دونوں میں سے کسی ایک رخ کو اختیار کر لے گی۔ آج کا جہاد، آج کی خلافتِ نبوت اور آج کی سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ لادینیت کی اس طوفانی موج کا مقابلہ کیا جائے، جو عالمِ اسلام کی جڑیں کھود رہی ہے۔

اسلام اور ملت اسلامیہ
مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

## اس شمارے میں


- اسلام کے ارکان خمسہ
- حرمتِ قرآن اور ہمارا طرزِ عمل
- قرآن کی بے حرمتی اور امت مسلمہ کا لائحہ عمل
- امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بے مثال حکمرانی اور عظیم شہادت
- قرآن کی بے حرمتی کے خلاف تنظیم اسلامی کے شہر شہر مظاہرے
- Political and Ideological Onslaught of the West on the Islamic World

الہدیٰ 1043 ڈاکٹر اسرار احمدؒ

# حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر سمیت چیونٹیوں کی وادی سے گزر

سُورۃُ النَّمل — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 18، 19

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰی وَادِ النَّمۡلِ ۙ قَالَتۡ نَمۡلَۃٌ یّٰۤاَیُّہَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰکِنَکُمۡ ۚ لَا یَحۡطِمَنَّکُمۡ سُلَیۡمٰنُ وَ
جُنُوۡدُہٗ ۙ وَ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنۡ قَوۡلِہَا وَ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ
اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَ اَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ فِیۡ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾

**آیت ۱۸:** ﴿حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰی وَادِ النَّمۡلِ ۙ﴾ ”یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے“

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکروں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ایک ایسے علاقے سے گزرے جہاں چیونٹیاں کثرت سے پائی جاتی تھیں۔

﴿قَالَتۡ نَمۡلَۃٌ یّٰۤاَیُّہَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰکِنَکُمۡ ۚ﴾ ”تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! تم سب اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔“

﴿لَا یَحۡطِمَنَّکُمۡ سُلَیۡمٰنُ وَ جُنُوۡدُہٗ ۙ وَ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۸﴾﴾ ”کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اُس کے لشکر تمہیں کچل کر رکھ دیں اور انہیں اس کا احساس بھی نہ ہو۔“

انہیں احساس بھی نہیں ہوگا کہ ان کے قدموں اور گھوڑوں کے سموں تلے کتنی ننھی جانیں مسلی جا رہی ہیں۔

**آیت ۱۹:** ﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنۡ قَوۡلِہَا﴾ ”تو وہ خوش ہو کر مسکرایا اس کی اس بات پر“

حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی اس بات کو سن بھی لیا اور سمجھ بھی لیا۔ چنانچہ جذباتِ تشکر کے باعث آپؑ کے چہرے پر بے اختیار تبسم آ گیا اور زبان پر ترانہ حمد جاری ہو گیا۔

﴿وَ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ﴾ ”اور اُس نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیری اس نعمت کا جو تُو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہے“

﴿وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَ اَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ فِیۡ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾﴾ ”اور یہ کہ میں اچھے اعمال کروں جن سے تُو راضی ہو اور مجھے داخل کرنا اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں۔“

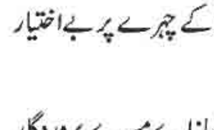

درس حدیث

## جنت اور دوزخ کا تذکرہ

عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّہَوَاتِ وَحُجِبَتِ الۡجَنَّۃُ بِالۡمَکَارِہِ))

(صحیح بخاری)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دوزخ شہوتوں سے ڈھانپی گئی ہے (کہ جو شخص شہوتوں میں پڑ جائے گا وہ دوزخ میں جا پہنچے گا) اور جنت مشقتوں میں چھپی ہوئی ہے (کہ مشقتوں سے گزر کر ہی جنت میں پہنچا جا سکتا ہے۔)“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
**ایوب بیگ مرزا**

# اسلام کے ارکان خمسہ

ہر مسلمان اچھی طرح جانتا ہے کہ اسلام کے پانچ ارکان کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہیں۔ جہاں تک پہلے رکن کلمہ کا تعلق ہے، یہ اسلام کا دروازہ ہے۔ اس سے گزر کر ہی کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے اور مسلمان کہلانے کا حق دار ہو جاتا ہے۔ کلمہ پڑھنے کا مطلب ہے کہ ایک شخص گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ یہ مبارک کلمہ ایک ایسا بیج ہے جس میں اسلام کا مکمل درخت موجود ہے۔ مسلمان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک انسان نے تسلیم کر لیا کہ اُس کا خالق، مالک، رازق، پروردگار اور مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ گویا وہ زندگی گزارنے کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ پھر یہ کہ اللہ رب العزت بھی ہے، اگر وہ اپنی اس صفت کا کھربواں حصہ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اتنا حصہ جسے انسان ہندسوں میں شمار ہی نہ کر سکے، کسی کو عطا فرما دے تو وہ شخص دنیا میں بڑی عزت والا ہو جائے گا۔ بہر حال ہماری کیا حیثیت ہے، حمد باری تعالیٰ کا حق تو کوئی بھی ادا نہ کر سکا۔ جہاں تک کلمہ کے دوسرے حصہ یعنی محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں کا تعلق ہے تو حقیقت یہ ہے کہ انبیاء اور رُسل دنیا میں اللہ کے نمائندے کی حیثیت سے آئے البتہ حضور ﷺ کی نرالی اور بے مثل شان یہ تھی کہ آپ ﷺ نہ صرف اس سنہری زنجیر کی آخری کڑی تھے اور آپ ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا بلکہ اُس نورِ ہدایت کی تکمیل بھی ہوگئی جس کی طرف تمام انبیاء و رُسل منزل بہ منزل بڑھ رہے تھے۔ کلمہ میں گواہی دی جاتی ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ کا طرزِ حیات انسانوں کے لیے مکمل اور فطری اُسوہ ہے۔ آپؐ کا طرزِ حیات ہی صراطِ مستقیم ہے۔ اس کے علاوہ اس سے اِدھر اُدھر ہونا سب کجی ہے، سب غیر فطری، غیر منطقی اور گمراہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کا کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا بلکہ ہر وہ عمل جس کا ذکر کرنے سے بھی بعض لوگ جھجکتے ہیں۔ سب کچھ محفوظ کر دیا گیا تاکہ بعد میں آنے والوں کے لیے کسی قسم کی الجھن باقی نہ رہے کہ اُنہیں کیسا طرزِ حیات اختیار کرنا ہے۔ مسلمانوں کے لیے اُس کمال تک پہنچنا تو ممکن نہیں، لیکن اُس آئیڈیل کی نقل کرنا، اُسے ہدف بنا کر کوشش کرنا لازم ہے۔ بہر حال ''من کجا تو کجا'' والا معاملہ ہے۔ ہم تو ہدیۂ تبریک پیش کرنے سے بھی ڈرتے ہیں کہ قلم سے کوئی گستاخی سرزد نہ ہو جائے۔ جب غالب جیسا قادر الکلام شخص اپنی بے بسی کا یوں اظہار کرتا ہے:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

''حضور ﷺ کی ثنا، ہم نے اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دی ہے کیونکہ وہ پاک ذات ہی حضور ﷺ کے مرتبہ کو جانتی ہے۔''

قصہ مختصر قابل تقلید صرف یہی طرزِ حیات ہے۔ باقی سب سراب ہے۔ اس میں فرد کا بھلا ہے، اسی میں اجتماعیت کا بھلا ہے اور اگر دنیا سمجھے تو اسی میں انسانیت کا بھلا ہے۔ اسی لیے ہم نے آغاز میں عرض کر دیا تھا کہ پہلا رکن وہ بیج ہے جس میں اسلام کا سارا درخت موجود ہے۔ یہ تو انسانوں کی خوش قسمتی کا معاملہ ہے کہ کون اس پر لبیک کہتا ہے اور دنیا و آخرت میں سرفراز و کامران ہوتا ہے اور کون بدقسمت انکار کر کے راندۂ درگاہ ہوتا ہے اور خود کو


ہفت روزہ — لاہور
**ندائے خلافت**
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
جلد 32 — 29 ذوالحجہ 1444ھ تا 6 محرم 1445ھ
شمارہ 27 — 18 تا 24 جولائی 2023ء
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور



مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org



قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ....... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org



''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

آتشِ دوزخ کا ایندھن بناتا ہے۔ ظاہر ہے مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے والے کو کسی اعلانیہ گواہی کی ضرورت نہیں پڑتی، وہ پیدائشی طور پر مسلمان ہوتا ہے، پھر اُس کے کانوں میں اذان اور اقامت کی گونج اُس کے مسلمان ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دیتی ہے۔ البتہ دکھ سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت مفت میں ملنے والی اس عظیم نعمت کی قدر نہیں کر پاتی۔

یوں تو اسلام کا ہر رکن اپنی جگہ انتہائی اہم ہے، لیکن حضور ﷺ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا۔ اسے مسلمان اور کافر میں فرق قرار دیا۔ اس کی اہمیت کا یوں بھی اندازہ کریں کہ روزہ، زکوٰۃ اور حج کے احکامات وحی کے ذریعے زمین پر حضور ﷺ کو پہنچائے گئے جبکہ نماز کا حکم حضور ﷺ کو عرشوں پر بلا کر دیا گیا۔ نماز نہ سفر میں معاف ہے اور نہ جنگ میں، البتہ سفر میں اُسے مختصر کر دیا گیا اور دورانِ جنگ مزید مختصر کرنے کے ساتھ ساتھ ادائیگی کے طریقے میں بھی فرق آ گیا۔ لیکن اس سے استثناء کسی صورت میں نہیں ہے۔ نماز پڑھنے کے کئی دنیوی اور طبی فائدے ہیں، ہم اُس طرف نہیں جاتے۔ نماز مسلمان کو ڈسپلن سکھاتی ہے۔ کیسے یکدم دنیوی امور کا سلسلہ منقطع کر کے اپنے خالق و مالک کے سامنے حاضر ہو جانا، جھک جانا ہے اور سر بسجود ہونا ہے۔ یہ فوری تبدیلی نمازی کے ذہن کو ریفریش کرتی ہے۔

بہر حال اصل بات یہ ہے کہ رب کے سکھائے ہوئے سبق ''ہم نے جن اور انسان کو نہیں پیدا کیا مگر اپنی عبادت کے لیے'' کو واضح کر دیتی ہے۔ اگرچہ عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے لیکن یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ نماز عبادت کا جوہر ہے۔ نماز میں جب مسلمان ہاتھ کانوں کی طرف لے جا کر تکبیر کہتا ہے تو گویا کہہ رہا ہوتا ہے "Oh Almighty God I surrender" یہ تو بات ہے انفرادی نماز کی لیکن مسلمانوں کو حکم نما ترغیب یہ ہے کہ نماز مسجد میں باجماعت ادا کرو۔ یاد رہے مساجد یعنی اللہ کے گھر ایئر کنڈیشن اور اعلیٰ درجہ کے قالین بچھانے سے نہیں نمازیوں کی وجہ سے آباد ہوتے ہیں۔ پنج وقتہ نماز سے اہل محلہ میں میل جول بڑھتا ہے جو باہمی محبت کا باعث بنتا ہے۔ ایک دوسرے کے مسائل و مصائب سے آگاہی ہوتی ہے اور وہ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ بیمار نمازی کی عیادت کی جاتی ہے اور اہم ترین بات یہ کہ نماز باجماعت ڈسپلن کی اعلیٰ ترین مثال ہوتی ہے۔ جب نمازی کندھے سے کندھا جوڑ کر ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں تو محمود و ایاز میں فرق ختم ہو جاتا ہے، برتری یا کمتری کا احساس پاش پاش ہو جاتا ہے۔ نماز کا امام دنیوی تعلیم رکھتا ہے یا نہیں، غریب ہے یا امیر، افسر ہے یا کلرک، زمیندار ہے یا کمی، کالا ہے یا گورا، دورانِ نماز ہر حال میں اُس کا اتباع ہوگا۔ اُسے غلطی پر لقمہ دیا جا سکتا ہے، اصرار نہیں کیا جا سکتا۔ اُس کی صدا پر لبیک نہ کہنا نماز فاسد کر سکتا ہے۔ اس سے بڑا سماجی انصاف اور اس سے کڑا ڈسپلن دنیا میں کہاں نظر آئے گا۔

رمضان المبارک کا روزہ رکھنا بھی اسلام کا اہم رکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روزہ اسلام کے باقی ارکان سے کچھ منفرد نظر آتا ہے۔ روزہ میں انفرادیت کا پہلو زیادہ عیاں ہے یہ خالصتاً فرد اور رب کا معاملہ ہے۔ اس حوالہ سے ایک حدیث کا یہ جز بڑا معنی خیز ہے: ((اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ)) اس کے عام طور پر دو تراجم کیے جاتے ہیں۔ (1) روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ (2) روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر ہوں۔ جہاں تک پہلے ترجمہ کا تعلق ہے، اُس پر ایک سوال اٹھتا ہے، باقی تمام نیک اعمال کا اجر بھی تو رب ہی دیتا ہے پھر روزہ کے بارے میں خاص بات کیا ہوئی۔ اس لیے دوسرا ترجمہ منطقی معلوم ہوتا ہے گویا جس نے روزہ رکھا اُسے رب مل گیا واللہ اعلم۔ بعض حضرات روزہ سے اجتماعیت کا تعلق یوں بناتے ہیں کہ معاشرے میں کھاتے پیتے لوگوں کو بھی غربت اور افلاس کے شکار اپنے بھائیوں کے مسائل کا احساس ہوتا ہے۔

بہر حال دورانِ روزہ جب کھانے پینے کی حیوانی خواہش کا دباؤ ختم ہوتا ہے تو روح کے اُبھرنے، توانا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اور روح کا چونکہ ایک براہِ راست تعلق رب العالمین سے ہوتا ہے، جس سے نیک کاموں کے لیے داعیہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس سے غریبوں کی مدد، دینی امور کی انجام دہی اور کلام ربانی کی زیادہ سے زیادہ تلاوت دیکھنے میں آتی ہے خاص طور پر رات کو جب قرآن تراویح میں ترتیب کے ساتھ اور منظم انداز میں پڑھا اور سنا جا رہا ہوتا ہے تو گویا اللہ کی رحمت برسات بن کر برس رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ماہ مبارک میں نیک کاموں کا اجر بھی بڑھا دیتا ہے، نفل کا ثواب فرض جیسا ہو جاتا ہے اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔ حضور ﷺ کی ایک حدیث کا جز ہے کہ: (ترجمہ) ''وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی بخشش نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

زکوٰۃ کا لغوی مطلب پاک کر دینا، صاف کر دینا، قرآن پاک میں نماز اور زکوٰۃ کا ذکر اکثر اکٹھا آیا ہے۔ نماز اگر بدنی عبادت ہے تو زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ یہ ایک مسلمان کے مال کو پاک صاف کر دیتی ہے۔ اور معاشرے میں جو لوگ اپنی بنیادی ضروریات بھی پوری نہیں کر پا رہے ہوتے اُنہیں جان اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے میں تعاون مل جاتا ہے۔ صاحب نصاب کے لیے زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے وگرنہ وہ گناہ گار ہوگا۔ گویا زکوٰۃ کا انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر رول ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ زکوٰۃ کے معاملے میں ہمارے معاشرہ کی سوچ دین کی ہرگز ترجمان نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایک تاثر ہے کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ لینے والے پر شاید احسان کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم زکوٰۃ لینے والوں کو دینے والوں کے در پر ایڑیاں رگڑتے دیکھتے ہیں۔ حالانکہ دینی نقطۂ نظر سے یہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ پہلی بات جب زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے تو لینے والے نے زکوٰۃ لے کر اُسے (یعنی زکوٰۃ دینے والے کو) اس فریضہ کی ادائیگی میں مدد کی۔ گویا ایک لحاظ سے محسن زکوٰۃ لینے والا

ہے۔ اصولی طور پر زکوٰۃ ادا کرنے والے کو مستحق کے پاس جا کر اپنا یہ فرض ادا کرنا چاہیے۔ کسی قسم کی فضیلت، بڑائی، فخر کرنا یا دوسرے فریق پر حقارت کی نگاہ ڈالنا سارے عمل کو تباہ کر دے گا بلکہ الٹا خسارے کا معاملہ ہوسکتا ہے۔ زکوٰۃ معاشرے کے عدم توازن اور عدم مساوات کے خلاف ایک بہت بڑا ہتھیار ہے۔ زکوٰۃ ارتکاز دولت کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اصولی طور پر ایک اسلامی ریاست میں یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ زکوٰۃ جمع کرے اور مستحقین میں فقہی قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے تقسیم کرے۔

جہاں زکوٰۃ کا نظام دینی سپرٹ کے عین مطابق قائم اور نافذ ہو وہ جگہ سرمایہ دارانہ نظام اور سودی معیشت کے لیے No go area بن جاتی ہے۔ انسانیت آج haves اور have nots میں کشمکش کو دور کرنے میں بُری طرح ناکام ہے۔ جب تک دنیا میں man made معاشی نظام موجود اور نافذ ہے، جس میں سود کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، رہے گا امارت اور غربت دونوں انسانی زندگی کو جہنم بنائے رکھیں گے۔ رب کائنات جو انسانی فطرت کا خالق بھی ہے وہی ایسا نظام عطا کرتا ہے جو آخرت کو تو سنوارے گا ہی، دنیا کو بھی جنت نظیر بنادے گا۔

حج اسلام کا ایسا رکن ہے جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں مالی بدنی عبادات جمع کر دی گئی ہیں۔ حج عاقل و بالغ صاحب حیثیت مسلمان پر فرض ہے۔ حضور ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص استعداد کے باوجود حج ادا نہیں کرتا اللہ کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ یہودی کی موت مرا یا نصرانی کی۔ حج میں امتِ مسلمہ کو ایک جگہ اکٹھے ہونے کا موقع ملتا ہے مختلف نسلوں، رنگوں، زبانوں اور علاقوں کے لوگ صرف ہم مذہب ہونے کی بنا پر جمع ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو جانتے اور پہچانتے نہیں، لیکن ایک مخصوص وقت تک مل جل کر اُٹھتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے ہیں، دلوں میں دوریاں ختم ہوجاتی ہیں۔ عمرہ جسے حجِ اصغر بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں سب، بڑے چھوٹے، حکمران اور عوام ایک لباس میں ہوتے ہیں جو سفید رنگ کا ہوتا ہے سلا بھی نہیں ہوتا۔ پھر یہ کہ حج میں ایک دوسرے کے علاقائی مسائل کا علم ہوتا ہے جس سے انجانے ہونے کے باوجود باہم محبت اور مودت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی فرض کی ادائی میں اُنہیں یاد دلایا جاتا ہے کہ شیطان تمہارا ازلی دشمن ہے، وہ دھوکا باز ہے۔ لہٰذا سب جدا جدا بھی اور باہم اکٹھے ہو کر بھی اُس پر سنگ باری کرتے ہیں۔ انسان خطا کا پتلا ہے۔ اُس سے خواہی نخواہی گناہ سرزد ہوجاتا ہے۔ حج وہ فعل ہے اگر اللہ تعالیٰ قبول فرمالے جسے حجِ مبرور کہتے ہیں تو گناہ گار انسان بھی اس طرح ہو جاتا ہے جیسے نوزائیدہ معصوم بچہ ہوتا ہے۔ حج مسلمان کو صبر سکھاتا ہے، دوسروں کو خود پر ترجیح دینے کی ترغیب دیتا ہے، ڈسپلن کا پابند کرتا ہے۔ حج بھی اطاعتِ امیر کا درس دیتا ہے۔ حج میں جتنا زیادہ مالی ایثار اور جتنی زیادہ جسمانی مشقت ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام بھی بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے، جس کا آج ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ فرض ادا کرنے کی سعادت بخشے۔ آمین یارب العالمین! ✪✪✪

## گوشۂ انسدادِ سود

یہ بات ایک اٹل حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں کہ پاکستان اسلام کے نام اور کلمہ طیبہ کے اعلان و اقرار پر وجود میں آیا۔ لاکھوں جانوں کی قربانی اور ہزاروں عصمتیں لٹوانے کے بعد قائم ہونے والے ملک میں اسلامی شریعت کے علاوہ کسی دوسرے قانون کی بالادستی نہ عقلاً قابل تسلیم ہے اور نہ شرعاً قابل قبول۔ یہی وجہ ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح کا پاکستان کے لیے ایک اسلامی فلاحی مملکت کا وژن اُن کے دسیوں خطابات سے واضح ہوجاتا ہے جو انہوں نے تحریک پاکستان کے لیے جدوجہد کے دوران اور بعد میں ارشاد فرمائے۔

1948ء میں سٹیٹ بینک آف پاکستان کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قائد کا یہ بیان تاریخی ریکارڈ کا حصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا:

*"I shall watch with keenness the work of your Research Organization in evolving banking practices compatible with Islamic ideas of social and economic life. The economic system of the West has created almost insoluble problems for humanity and to many of us it appears that only a miracle can save it from disaster that is now facing the world. It has failed to do justice between man and man and to eradicate friction from the international field. On the contrary, it was largely responsible for the two world wars in the last half century. The Western world, in spite of its advantages, of mechanization and industrial efficiency is today in a worse mess than ever before in history. The adoption of Western economic theory and practice will not help us in achieving our goal of creating a happy and contended people. We must work our destiny in our own way and present to the world an economic system based on true Islamic concept of equality of manhood and social justice. We will thereby be fulfilling our mission as Muslims and giving to humanity the message of peace which alone can save it and secure the welfare, happiness and prosperity of mankind..."*

جناب قائد کا یہ بیان ایک نوع کا پالیسی سٹیٹمنٹ ہے جو اپنے مفہوم اور مدعا میں بالکل واضح اور غیر مبہم ہے۔ پاکستان کے مرکزی مالیاتی ادارہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے اس اصولی موقف کا اظہار اس امر کا غماز ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آئینی تاریخ اور سود کی حرمت کا مسئلہ بالکل آغاز ہی سے پہلو بہ پہلو رہا ہے۔

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

**آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 447 دن گزر چکے!**

# حرمت قرآن اور ہمارا طرزِ عمل

## (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

**مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی، لاہور میں نائب امیر تنظیم اسلامی محترم اعجاز لطیف کے 07 جولائی 2023ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص**

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

ہمارا آج کا موضوع ہے: ''حرمت قرآن اور ہمارا طرزِ عمل۔ پس منظر آپ کے علم میں ہے کہ 28 جون کو جبکہ ویسٹرن یورپ میں لوگ عید الاضحیٰ منا رہے تھے تو ایک بدبخت شقی القلب عراقی جو خود کو ملحد قرار دیتا ہے۔ اس نے سویڈن کے دارالحکومت کی سب سے بڑی مسجد کے باہر اللہ کی آخری کتاب قرآن کریم کو نظر آتش کرنے کی ناپاک جسارت کی، اندازہ کیجیے کہ ملزم نے اس گھناؤنے فعل کے لیے باقاعدہ عدالت سے اجازت حاصل کر رکھی تھی۔ امام مسجد نے پولیس سے درخواست بھی کی کہ کم از کم اس کی جگہ کو تبدیل کر دیں لیکن پولیس نے امام مسجد کی درخواست پر کوئی نوٹس نہیں لیا اور بالآخر سرکاری سرپرستی میں یہ شیطانی فعل سرانجام دیا گیا۔ ایک غم کا پہاڑ تھا جو مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا، اُمت کے جذبات بُری طرح کچلے گئے۔ پورا عالم اسلام سراپا احتجاج ہے۔ مسلم حکمرانوں کا ردعمل اگرچہ کچھ دیر بعد آیا لیکن بہرحال انہوں نے پوری شدت سے اس فعل کی مذمت کی۔ خاص طور پر پاکستان، ملائشیا، قطر، ترکی، سعودی عربیہ، سوڈان، صومالیہ، مراکش، عراق، کویت اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک نے آواز بلند کی اور ان میں سے بعض نے سویڈن کے سفیر کو طلب کر کے احتجاج ریکارڈ کرایا۔ او آئی سی کا اجلاس 2 جولائی کو سعودی عرب میں ہوا جس میں آئندہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے اجتماعی اقدامات پر زور دیا گیا۔ ہمارے ہاں بھی بہرحال پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں بڑی دھواں دار تقریریں بھی ہو گئیں۔ مظاہروں اور جلوسوں کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ لیکن میں بڑے ادب سے پوچھوں گا کہ یہی پارلیمنٹیرین وہاں بیٹھ کر خلاف قرآن قانون سازی کیوں کرتے ہیں؟ اس حوالے سے تازہ مثال ٹرانسجینڈر ایکٹ ہے۔ یہ اسمبلی میں کس نے پاس کیا؟ اس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا جب فیصلہ آیا تو اس کی کتنی شقوں کو خلاف شریعت قرار دیا ہے؟ ممبرانِ پارلیمنٹ میں سے کتنوں کو پتا ہے کہ قرآن میں کیا لکھا ہوا ہے؟ ان میں سے کتنے ایسے ہیں جو کم از کم سورۃ الاخلاص کی صحیح تلاوت کر سکتے ہیں؟

احتجاج کر لینا اپنی جگہ ہے لیکن ذرا سوچیے تو سہی قرآن کے حوالے سے ہماری مداہنت کا کیا عالم ہے؟ احتجاج اور مظاہروں کا سلسلہ تو جاری ہے اور جاری رہے گا لیکن کیا یہ مسئلے کا حل ہے؟ یہ واقعہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا۔ اس سے پہلی امریکی پادری ٹیری جونز نے یہ حرکت کی، اس سے بھی پہلے امریکی فوجیوں نے گوانتانامو بے جیل میں مسلمان مجاہدین کے سامنے قرآن مجید کی شدید بے حرمتی کی، اسی طرح بگرام ایئربیس کابل اور ابوغریب جیل میں قرآن کی توہین کی گئی۔ اس پر بھی پورے عالم اسلام

**مرتب: ابوابراھیم**

میں مظاہرے ہوئے مگر توہین کا یہ سلسلہ نہیں رکا اور پھر قرآن مجید کے حوالے سے ایک اور سازش کی گئی کہ الفرقان کے نام سے قرآن کے متبادل کے طور پر ایک جعلی قرآن شائع کیا گیا اور اس کو بھی بڑا promote کیا جاتا ہے، اس پر بھی احتجاج ہوا لیکن یہ احتجاج صدا بصحرا ثابت ہوا اور یہ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ قرآن مجید اور صاحب قرآن ﷺ یہ دو الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ محمد الرسول اللہ ﷺ خود چلتا پھرتا قرآن ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب کا رویہ دونوں کی شان میں گستاخانہ ہے، وہ وقتاً فوقتاً اس قسم کی حرکات سے ہمارے جذبہ ایمانی کو ٹیسٹ کرتے رہتے ہیں کہ ابھی اس خاکستر میں کوئی دبی ہوئی چنگاری ہے کہ نہیں ہے۔ ان کی یہ حرکتیں آگے سے آگے بڑھتی رہیں گی۔ جلانے والے نے اس کتاب کو جلایا جسے کائنات کے خالق نے قرآن کریم کہا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس کلام کو جگہ جگہ سراہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ﴾ (الزمر:23) ''اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس کلام کو کئی حسین اور خوبصورت نام دیے ہیں، قوموں کے عروج و زوال کو اس کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ یہاں تک فرمایا:

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ﴾ (الحشر:21)

''اگر ہم اس قرآن کو اُتار دیتے کسی پہاڑ پر تو تم دیکھتے کہ وہ دب جاتا اور پھٹ جاتا اللہ کے خوف سے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ زبور، تورات، انجیل بھی نازل فرمائی، کئی صحیفے نازل فرمائے لیکن قرآن پاک کے سوا کسی کے بارے میں یہ ارشاد نہیں فرمایا:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝﴾ (الحجر) ''یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

قرآن ایک زندہ جاوید معجزہ ہے جو حضور ﷺ پر نازل ہوا۔ اس کا تاقیامت حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے۔ گھناؤنی حرکتیں کرنے والے قرآن مجید یا اس کی تعلیمات کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (الصف)

''وہ تلے ہوئے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا کر رہیں گے، اور اللہ اپنے نور کا اتمام فرما کر رہے گا، خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔''

سورہ بروج میں فرمایا:

﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝﴾

''بلکہ یہ تو قرآن ہے بہت عزت والا۔لوحِ محفوظ میں (نقش ہے)۔''

اسی طرح ارشاد ہوتا ہے:

﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ﴾ ''بلکہ یہ تو روشن آیات ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے۔''

کتنے حفاظ کو ختم کر دو گے، یہ قرآن ختم نہیں ہوسکتا ہے اور فرمایا:﴿وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹﴾ (العنکبوت)''اور ہماری آیات کا انکار نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو ظالم ہیں۔''

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ قرآن مجید زندہ معجزہ ہے۔ یہ کوئی تاریخ یا جغرافیہ کی کتاب نہیں ہے مگر اس میں اللہ تعالیٰ نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں ان پر جب ہم غور کرتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ مثلاً لفظ شھر (جس کے معنی ہیں مہینہ) قرآن میں 12 مرتبہ آیا ہے اور سال میں 12 ہی ماہ ہوتے ہیں۔ الیوم کا لفظ قرآن میں 365 مرتبہ آیا ہے اور سال میں اتنے ہی دن ہوتے ہیں، الدنیا اور الآخرۃ جوڑا ہیں دونوں 115 مرتبہ آئے، الملائکہ جو خیر کی قوتیں ہیں 88 مرتبہ اور شیاطین جو شر کی قوتیں ہیں وہ بھی 88 مرتبہ۔ اسی طرح الحیاۃ (زندگی) کا 145 مرتبہ، زندگی کی بہن موت ہے اس کا بھی 145 مرتبہ۔ الرجل (مرد) کا ذکر 24 مرتبہ اور المراۃ (عورت) بھی 24 مرتبہ۔ قربان جائیے کہ پورے قرآن میں مختلف چیزوں کے نام اس ترتیب سے استعمال ہوئے ہیں کہ بندہ غور کرکے حیران ہو جاتا ہے۔ آخری مثال یہ عرض کر رہا ہوں کہ لفظ البحر (سمندری پانی) قرآن میں 32 مرتبہ آیا ہے اور البر (خشکی) 13 مرتبہ آیا ہے۔ اگر دونوں کو جمع کریں تو 45 بنتے ہیں۔ 32 ہوتا ہے 45 کا 71.11 فیصد اور یہی اس کرہ ارض پر پانی کا تناسب ہے۔ اسی طرح 13 ہوتا ہے 45 کا 28.88 فیصد اور یہی اس کرہ ارض پر خشکی کا تناسب ہے۔

یہ چند مثالیں تھیں۔ اگر آپ غور کریں تو ایسی ہزاروں مثالیں آپ کو مل جائیں گی۔ یہ کلام پاک معجزہ ہے تو اس کی حفاظت بھی اللہ خود کرے گا، مغرب کی ان حرکتوں سے قرآن کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا البتہ مسلمانوں کے جذبات بری طرح کچلے جاتے ہیں۔ اب مظاہرہ کرنے اور ٹائر جلانے سے وہ قرآن جلانے سے باز نہیں آئیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس معجزوں کی کتاب سے اپنا تعلق جوڑیں اور جس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن نازل کیا ہے اُس مقصد کو دوبارہ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹﴾ (الصف) ''وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسولؐ کو الہدیٰ اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کر دے اس کو پورے نظام زندگی پر، اور خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو!''

یہ ہے وہ اصل مشن جس کے لیے نبی اکرم ﷺ کو بھیجا گیا تھا۔ ختم نبوت کے بعد یہ ذمہ داری اس اُمت کے کندھوں پر ہے۔ ذرا سوچئے۔ گستاخیاں کرنے والے بدبخت قرآن کی توہین کرنے پر اور رسالت کی توہین کرنے پر جہنم کے مستحق ٹھہریں گے لیکن ہم اپنی ذمہ داری پوری نہ کر کے کفار کو یہ سب کرنے کا موقع دے رہے ہیں تو ہم کس منہ کے ساتھ روز محشر اللہ کے حضور حاضر ہوں گے اور دربار رسالت ﷺ میں آنکھیں چار کرنے کے قابل ہوں گے؟ حضور ﷺ تو قرآن کو چھوڑنے پر اپنی امت کا اللہ کے حضور گلہ اور شکوہ بھی کر رہے ہوں گے۔ اسی قرآن میں اس کا ذکر ہے لیکن عام طور پر بتایا کم جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝۳۰﴾ (الفرقان) ''اور رسولؐ نے کہا (یا رسول کہے گا): اے میرے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑی ہوئی چیز بنا دیا۔''

سورۃ الواقعہ میں قرآن کی عظمت پر شاندار تبصرہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو کہا ہے اس پر ہمیں فکر مند ہونا چاہیے۔ فرمایا: ''پس نہیں! قسم ہے مجھے اُن مقامات کی جہاں ستارے ڈوبتے ہیں۔ اور یقیناً یہ بہت بڑی قسم ہے اگر تم

پریس ریلیز 14 جولائی 2023ء

# اسرائیل کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا کوئی حق نہیں

## شجاع الدین شیخ

اسرائیل کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا کوئی حق نہیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اقوامِ متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں اسرائیل کا پاکستان میں انسانی حقوق کے حوالے سے تبصرہ و تشویش کا اظہار کرنا چور مچائے شور کے مترادف ہے۔ اسرائیل کی ہرزہ سرائی پر پاکستان کی وزارت خارجہ کے سخت ردعمل کی بھرپور تائید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پون صدی سے ناجائز صہیونی ریاست فلسطینی مسلمانوں پر بدترین ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ امسال رمضان المبارک میں مغربی کنارے اور مسجد اقصیٰ پر حملے اور چند دن قبل جنین میں مسلمانوں کا قتل عام فلسطینیوں کی نسل کشی کی اسرائیلی پالیسی کا واضح ثبوت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے اسرائیل کو مغرب کا ناجائز بچہ قرار دیا تھا۔ قائد ملت لیاقت علی خان شہید نے یہودیوں کی طرف سے کسی قسم کی اعانت کو اُس دور میں مسترد کر دیا تھا جب قیام پاکستان کے فوراً بعد ملک کی معاشی حالت انتہائی دگرگوں تھی اور اُس کا قائم رہنا مشکل نظر آ رہا تھا۔ پھر یہ کہ اسرائیل کے پہلے وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریان نے پیرس میں 1967ء کی عربوں کے خلاف جنگ میں فتح کا جشن مناتے ہوئے کہا تھا کہ ہمارا اصل دشمن اور حریف پاکستان ہے کیونکہ پاکستان واحد اسلامی نظریاتی ملک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل پاکستان کا ازلی دشمن ہے اور ہر وقت ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش میں رہتا ہے۔ ہمارے سیاست دانوں اور مقتدر حلقوں کو اپنے قول و فعل سے دشمن کو ہرگز ایسا موقع فراہم نہیں کرنا چاہیے جس سے وہ ہماری نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کو تختۂ مشق بنا لے۔ حکمرانوں، اپوزیشن اور مقتدر حلقوں کو ملک کی نظریاتی و اساسی بنیادوں پر حقیقی معنوں پر امین اور محافظ ہونے کا ثبوت دینا ہوگا تاکہ اتفاق و اتحاد سے وطنِ عزیز کے تمام دشمنوں کے عزائم کو خاک میں ملایا جا سکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

جانو! یقیناً یہ بہت عزت والا قرآن ہے۔ ایک چھپی ہوئی کتاب میں۔ اسے چھو نہیں سکتے مگر وہی جو بالکل پاک ہیں۔ اس کا اُتارا جانا ہے رب العالمین کی جانب سے۔ تو کیا تم لوگ اس کتاب کے بارے میں مداہنت کر رہے ہو؟ اور تم نے اپنا نصیب یہ ٹھہرا لیا ہے کہ تم اس کو جھٹلا رہے ہو!'' (الواقعہ:75 تا82)

قرآن کی عظمت پر حقیقی معنوں میں غور وفکر کرنے والے قیامت تک اس میں کوئی شک نہیں پائیں گے۔ جو چند لوگ شقی القلب ہیں ان کی شیطانی حرکتوں سے قرآن کی عظمت میں کوئی کمی نہیں آئے گی مگر ہم میں سے ہر ایک کو بھی اپنے رویے پر غور کرنا چاہیے ہم قرآن کو کس کس پہلو سے چھوڑے ہوئے ہیں۔ لوگوں نے سمجھا ہوا ہے صرف رمضان المبارک میں پڑھ لیا تو کافی ہے، حالانکہ یہ manual of life ہے، daily reference کی کتاب ہے۔ ایک تصور ختم کرنے کا بھی ہے کہ اتنے قرآن ختم کر لیے۔ حالانکہ ختم کرنا ہی مقصد نہیں ہے بلکہ اس کو سمجھنا اور اس سے ہدایت حاصل کرنا اصل مقصد ہے۔ کیا ہم یہ مقصد حاصل کر رہے ہیں؟ قرآن کو چھوڑنے کے یہ مختلف پہلو ہیں۔ آج نہ صرف ہم خود قرآن کو چھوڑے ہوئے ہیں بلکہ اپنی اگلی نسل کو بھی اس سے محروم رکھے ہوئے ہیں۔ جن ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز میں ہم اپنے بچوں کو بھیج رہے ہیں وہاں قرآن پورے سلیبس کا کتنا حصہ ہے؟ اگر نویں دسویں کے امتحان میں قرآن کا بھی ایک پیپر شامل کرنے کی بات آئی تو اس کے خلاف بھی صدائے احتجاج بلند ہو رہی ہے۔ یہ قرآن کو چھوڑنے کے پہلو ہیں۔ سب سے بڑا ظالم جس سے اللہ تعالیٰ خود انتقام لے گا وہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتا دیا۔ فرمایا:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ٢٢﴾ (السجدۃ)

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اُس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی گئی مگر پھر بھی اس نے اعراض کیا۔ یقیناً ہم ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔''

آج اگر دیکھا جائے تو مسلمان قرآن کو چھوڑنے کی وجہ سے ہی اس حالت کو پہنچے ہیں کہ علی الاعلان قرآن کو جلایا گیا لیکن بددعاؤں اور مذمت کے سوا ہم کچھ نہیں کر سکے۔ اے کاش کہ ہم اس نکتے کو سمجھ جائیں کہ قرآن سے عملی تعلق توڑ لینا، قرآن کو روزمرہ کی زندگی میں اپنا امام اور رہنما نہ بنانا اور سنت رسول ﷺ سے لاتعلق ہو جانا درحقیقت قرآن اور حامل قرآن ﷺ کی توہین ہے۔ جس کی ہماری عظیم ترین اکثریت مرتکب ہو رہی ہے۔ جب تک ہم ground realities کو نہیں سمجھتے ہیں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اقبال نے کہا تھا۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ جو قرآن کو چھوڑ دیتا ہے اس کے لیے سزا ہے۔ فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ٣٦﴾ (الزخرف) ''اور جو کوئی منہ پھیر لے رحمٰن کے ذکر سے' اُس پر ہم ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں' تو وہ اس کا ساتھی بنا رہتا ہے۔''

آخرت میں جا کر جب اللہ کی بارگاہ میں حاضری ہوگی تو انسان کہے گا:

﴿قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ٣٨﴾ (الزخرف) ''تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا کہ کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق ومغرب کا فاصلہ ہوتا' تو بہت ہی بُرا ساتھی ہے!''

لیکن وہاں یہ ساری باتیں بے فائدہ ہوں گی۔ اسی لیے اللہ نے اسی سورہ زخرف میں فرمایا:

﴿وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔــلُوْنَ ٤٤﴾ (الزخرف) ''اور یہ (قرآن) آپ کے لیے بھی یاد دہانی ہے اور آپ کی قوم کے لیے بھی اور عنقریب آپ سب سے پوچھ گچھ ہوگی۔''

ذکر کے معنی honor اور شرف بھی ہیں، صرف آپ ﷺ کے لیے نہیں بلکہ آپ ﷺ کی اُمت کے لیے بھی۔ عنقریب ہم سب سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ ہمارا اس کے ساتھ کیسا طرز عمل تھا۔ اسی لیے اللہ نے فرمایا:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ٢٤﴾ (محمد) ''کیا یہ لوگ قرآن پر تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل پڑ چکے ہیں!''

اور جو باتیں آخرت میں حسرت ناک طریقے سے جا کر کہنی ہیں وہ ساری کی ساری اللہ نے یہاں پر واضح کر دی ہیں۔ فرمایا:

''اور ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیے ہیں بہت سے جن اور انسان۔ ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان سے غور نہیں کرتے' اُن کی آنکھیں ہیں مگر وہ اُن سے دیکھتے نہیں' اور ان کے کان ہیں لیکن وہ ان سے سنتے نہیں۔ یہ چوپایوں کی مانند ہیں' بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو غافل ہیں۔'' (الاعراف:179)

اور سورہ ملک میں جہاں فرمایا کہ جب فرشتے پوچھیں گے کہ تمہیں کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا کہیں گے:

''اور وہ کہیں گے کہ اگر ہم سنتے اور عقل سے کام لیتے' تو ہم نہ ہوتے ان جہنم والوں میں سے۔'' (الملک:10)

اور پھر وہ اپنے قصور کا اعتراف کر لیں گے۔ بہر حال ہماری کیفیت یہ ہے کہ ہماری اکثریت قرآن حکیم کو اول تو باقاعدگی سے پڑھتی ہی نہیں ہے اور اکثر پڑھنے والوں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ بھی محض حصول برکت و ثواب تک محدود ہیں۔ ایک پڑھا لکھا شخص جو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے جانتے بوجھتے ہوئے اگر اس کو بغیر سمجھے پڑھتا ہے وہ بھی اس کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے، اس لیے کہ اللہ نے اس کو ہدایت کے لیے نازل فرمایا اور ہدایت بغیر سمجھے آ نہیں سکتی۔ دیگر علوم سیکھنے کے لیے ہم ملینز روپے خرچ کرتے ہیں، پوری پوری زندگیاں لگاتے ہیں لیکن علوم قرآن اور اس کی زبان کو سیکھنے کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اور اس کو زبانی یاد کرے پھر قرآن نے جن چیزوں کو حلال قرار دیا ہے ان کے حلال ہونے کا، جن کو حرام قرار دیا ہے ان کے حرام ہونے کا عقیدہ رکھے یعنی اس کے مطابق عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے خاندان کے ایسے دس افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ لیکن یہ کون سے حافظ کی بات ہو رہی ہے، وہ حافظ جس کو پتہ ہو کہ میں نے کیا حفظ کیا ہے۔ اس کے حلال کے مطابق اپنی زندگی گزار رہا ہے، اس کے حرام سے بچتے ہوئے عمل کرتا ہے۔ ایک اور حدیث بہت ہی لرزا دینے والی ہے۔ زیاد بن نوید ؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک خوفناک چیز کا ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ ایسا اس وقت ہوگا جب کہ دین کا علم مٹ جائے گا تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! علم کیونکر مٹ جائے گا جب کہ ہم قرآن مجید پڑھ رہے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھا رہے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنی اولاد کو پڑھاتے رہیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے زیاد! کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل مقدس کی کتنی تلاوت کرتے ہیں مگر ان کی تعلیمات پر عمل کتنا ہے۔ یعنی اگر عمل نہیں ہے تو پھر باقی کچھ نہیں ہے۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! اسلام کی چکی گھوم رہی ہے تو جس طرف قرآن کا رخ ہو ادھر تم بھی گھوم جاؤ۔ سنو! قرآن اور اقتدار عنقریب دونوں

جدا ہو جائیں گے۔ خبردار! تم قرآن کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ مطلب حکمران قرآن سے دور ہو جائیں گے مگر تم نے قرآن کو نہیں چھوڑنا۔ آئندہ ایسے حکمران ہوں گے جو تمہارے بارے میں فیصلے کریں گے، اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر ڈالیں گے اور اگر تم ان کا حکم نہ مانو گے تو تمہیں موت کے گھاٹ اتارنے پر اُتر آئیں گے۔ راوی نے سوال کیا کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: وہی کرو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کیا، وہ لوگ آروں سے چیرے گئے، سولیوں پر لٹک گئے، اللہ کی نافرمانی میں زندگی گزارنے سے بہتر ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے جان دے دے۔ یہی آج کے دور کا سبق ہے کہ اپنی جان دے دو لیکن قرآن کو مت چھوڑو۔

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے قرآن مجید کے پانچ حقوق گنوائے تھے۔ اس حوالے سے ان کا کتابچہ بھی موجود ہے۔

1۔ قرآن پر ایمان لانا جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے۔
2۔ قرآن کی تلاوت کرنا جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔
3۔ اس کو سمجھنا۔ اس میں غور وفکر کرنا۔
4۔ اس پر عمل کرنا۔
5۔ اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانا۔

یہ کام ہم کریں گے تو خود بھی توہین سے بچیں گے ورنہ کل ہم پر بھی توہین کی بات آئے گی۔ ان پانچ حقوق کو ادا کرنے کے نتیجہ میں جب ہم ایک پوری کوشش کر کے اللہ کے دین کو غالب کریں گے تو ان شاء اللہ پھر کسی کی جرأت نہیں ہو گی کہ وہ قرآن کے بارے میں کوئی غلط بات بھی زبان سے نکال سکے جلانا تو دور کی بات ہے۔ بحیثیت امت ہم نے اللہ کے دین سے غداری کی، آج کسی ایک مسلم ملک میں بھی اللہ کا دین قائم نہیں، یہ معمولی جرم نہیں ہے، ہماری عظیم اکثریت اسی مادہ پرستی اور دجالیت کے سیلاب میں غرق ہے، ایک ہی دوڑ لگی ہوئی ہے جیسے بھی ہو جائز اور ناجائز طریقے سے مال و دولت حاصل کر لیں، دنیا کمالیں، چاہے رشوت اور سود سے آئے، کبھی کبھار ہم کسی دارالعلوم یا کسی مسجد یا یتیم خانے کو چندہ بھی دے دیتے ہیں، رمضان کے آخری عشرے میں جا کر عمرہ بھی کر لیتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں کہ اللہ کو راضی کر لیا مگر بحیثیت مجموعی ہماری زندگی کا رخ دنیا پرستی کی طرف ہے۔ آج ہماری معیشت سود اور جوئے پر چل رہی ہے۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ یہ دونوں حرام ہیں اور سود اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ جنگ ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ جنگ کرنے والے کیسے فلاح یاب ہو سکتے ہیں۔ ہمارا معاملہ اس حوالے سے بہت خاص ہے اور آپ اندازہ کریں کہ کتنی ہمارے اندر منافقت ہے۔ پندرہ ماہ گزر گئے کراچی میں بہت بڑا اجلاس ہوا تھا جس میں گورنر سٹیٹ بینک بھی شریک تھا، علماء بھی شریک تھے، وزیر خزانہ بھی تھے، سب نے کہا کہ ہم وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلے کو نافذ کریں گے۔ ان پندرہ ماہ میں ایک قدم بھی فیصلے پر عمل کی طرف نہیں اُٹھا۔ اس کے برعکس شرح سود کو بڑھا دیا گیا۔ اس وقت ہمارا بجٹ 14 ہزار ارب روپے کا ہے اور اس میں سے 7 ہزار ارب روپے سے زیادہ سود کی ادائیگی پر خرچ کرنا ہے۔ اس پر دیدہ دہنی دیکھیے! سٹیٹ بینک کا گورنر کہتا ہے کہ شرعی اصولوں کو بینکاری پر زبردستی لاگو نہیں کیا جائے گا۔ اندازہ کریں منافقت کس قدر ہے۔ وہاں کھڑے ہو کے کہہ رہے تھے کہ ہم وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے سود کا خاتمہ کریں گے اور یہاں کہہ رہے ہیں کہ شرعی اصولوں کو زبردستی لاگو نہیں کیا جائے گا۔

سوچنے کی بات ہے کہ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم کیا گیا۔ قائداعظم نے 1948 میں اسٹیٹ بینک کی پشاور برانچ کے افتتاح کے موقع پر دوٹوک الفاظ میں ملک کے معاشی نظام کی سمت کا تعین کرتے ہوئے کہہ دیا تھا کہ اسے اسلامی تعلیمات کے عین مطابق استوار کیا جائے گا۔ پھر یہ کہ آئین پاکستان واشگاف الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ مملکت خداداد میں حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور کوئی قانون سازی قرآن وسنت کے منافی نہیں ہوگی۔ آئین کا آرٹیکل 31 ریاست کی ذمہ داری قرار دیتا ہے کہ مسلمانان پاکستان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق ڈھالنے کے لیے تمام سہولتیں فراہم کرے۔ آرٹیکل 38-F تقاضا کرتا ہے کہ ملک کے معاشی نظام سے ربا کو جلد از جلد ختم کیا جائے، پانچ دہائیوں سے ملک سودی قرضوں میں جکڑا ہوا ہے۔ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں، اسلام کے احکامات سے بغاوت کے نتیجے میں ملک سخت ترین معاشی تنگی اور تباہی کا شکار ہو چکا ہے۔ جہاں دس کروڑ سے زیادہ عوام خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں اور سود خور مافیا عوام کا خون نچوڑ رہا ہے لیکن اس کے باوجود حکومت اور معیشت کے متعلق ریاستی ادارے وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلے پر رتی بھر عمل کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ ریاستی سطح پر اس سے بڑا جرم اور کیا ہوگا۔ آئی ایم ایف کی کڑی شرائط مان کر حاصل کیا گیا سودی قرضہ کبھی پاکستان کی معیشت کو سہارا نہیں دے سکتا، کبھی اس سے حالات سدھر نہیں سکتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملکی معیشت سے سود کو فی الفور ختم کیا جائے ہمیں ملکی معیشت کو بچانے کے لیے آئی ایم ایف اور دیگر عالمی استعماری اداروں کی جکڑ بندی سے نجات حاصل کر کے خود انحصاری کی طرف آنا ہوگا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عدل اجتماعی پر مبنی اسلام کے معاشی نظام کو اپنانے سے ہی ملک میں استحکام اور خوشحالی آسکتی ہے۔ یعنی جو قرآن مجید کا دیا ہوا عادلانہ نظام ہے، جو بالفعل محمد ﷺ نے نافذ کر دکھایا، خواہ وہ سیاسی سطح پر ہو، معاشی سطح پر ہو یا معاشرتی سطح پر ہو اس کو نافذ کریں گے تو ہمیں خارجی سطح پر بھی توہین قرآن رک سکے گی اور ملک کے اندر بھی قرآن کو پس پشت ڈالنے کا جو طرز عمل ہے وہ رک سکے گا اور ہماری اللہ کی بارگاہ میں صحیح معنوں میں توبہ قبول ہوگی۔ اللہ مجھے اور آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!


## ضرورت رشتہ

☆ جہلم شہر میں رہائش پذیر شیخ فیملی کو اپنی مطلقہ بیٹی، سرجن ڈاکٹر، عمر 33 سال، اسکاٹ لینڈ میں جاب، کے لیے دینی مزاج کے حامل ڈاکٹر لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ صرف والدین رابطہ کریں۔
برائے رابطہ: 0345-5666066
0333-5844410

☆ لاہور میں رہائش پذیر اردو سپیکنگ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 19 سال، تعلیم ایف اے، صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 0345-4006022
0307-4580164

☆ لاہور میں رہائش پذیر اردو سپیکنگ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 34 سال، طلاق یافتہ (ہمراہ سات سال کی بچی) کے لیے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0333-4602114

**اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔**

## یورپ میں اسلامی شعائر کی بے حرمتی ریاستی سرپرستی میں ہو رہی ہے،

## اُمت مسلمہ کے پاس اصل حل یہ ہے وہ دوبارہ خلافت کے نظام کی طرف بڑھے : امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ

## سویڈن میں قرآن کی بے حرمتی کا واقعہ باقاعدہ پلان کے تحت کیا گیا: رضاء الحق

## ہمیں سب سے پہلے کشکول توڑنا ہو گا تبھی ہم ایسے واقعات کے خلاف آواز اُٹھا سکیں گے: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

**قرآن کی بے حرمتی اور اُمت مسلمہ کا لائحہ عمل** کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

مرتب: محمد رفیق چودھری

**سوال:** سویڈن میں قرآن حکیم کی بے حرمتی کا واقعہ پیش آیا۔ اس اندوہناک واقعہ کے پس پردہ مقاصد کیا تھے؟

**رضاء الحق:** بدبخت سلوان مومیکا نامی ملحد شخص جس نے یہ حرکت کی ہے دو سال پہلے عراق سے پناہ گزین کے طور پر سویڈن آیا تھا۔ اس نے وہاں سٹاک ہوم کی مرکزی جامع مسجد کے سامنے نہ صرف یہ کہ قرآن پاک کے مقدس اوراق کو نذر آتش کیا بلکہ یہ کہتے ہوئے دل دہل جاتا ہے کہ سور کے مختلف اعضا قرآن کے پاک کے اوراق کے اوپر گرائے اور پھر ان کے اوپر قدم بھی رکھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! یہ کہتے ہوئے دل خون کے آنسو روتا ہے لیکن قارئین کے علم میں لانا اس لیے ضروری ہے تاکہ اندازہ ہو کہ مغرب کس قدر اسلاموفوبیا اور اسلام دشمنی پر اُتر آیا ہے۔ گزشتہ دو سالوں میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے پانچ واقعات تو صرف سویڈن میں ہی ہو چکے ہیں اور حالیہ برس کے دوران یہ تیسرا واقعہ ہے۔ سویڈن کی حکومت کا یہ کہنا بالکل بے بنیاد ہے کہ یہ فعل انفرادی معاملہ ہے۔ ایسے واقعات منصوبہ بندی کے ساتھ اور منظم انداز میں ہو رہے ہیں۔ سلوان مومیکا نامی اس شخص نے ایک عرصہ سے عدالت میں درخواست دی ہوئی تھی کہ اسے قرآن پاک کی بے حرمتی کی اجازت دی جائے۔ پولیس نے ابتدائی طور پر اس کی اجازت دینے کی مخالفت کی۔ پولیس کا موقف تھا کہ ایسے واقعات کی وجہ سے سویڈن کو بین الاقوامی سطح کے تعلقات میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں سے آپ اندازہ کریں کہ مغربی تہذیب کس قدر گر چکی ہے کہ ایک طرف مسلمانوں کی دل آزاری کے لیے عدالت جایا جا رہا ہے اور دوسری طرف اس کے خلاف جو دلیل پیش کی جا رہی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے کسی کمیونٹی یا اس کے مذہب کو ٹارگٹ کیا جائے گا بلکہ دلیل یہ دی جا رہی ہے کہ ہمارے لیے امن وامان اور بین الاقوامی تعلقات میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس معاملے میں بھی ان کے تضادات صاف نظر آ رہے ہیں۔ ایک طرف وہاں کسی کالے کو نیگرو کہہ دیا جائے یا وہاں کے شاہی خاندان کے خلاف کوئی بات کر دی جائے، یا ہولوکاسٹ کے معاملے پر ذرا سا سوال اُٹھا دیا جائے تو فوراً اس کے خلاف کیس ہو جائے گا اور باقاعدہ سزا ہو جائے گی اور دوسری طرف اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ امتیازی رویہ ہے۔ اس واقعہ میں ایک پورا اسٹیج سیٹ کر کے ویڈیو ہمیں دکھائی گئی اور ایک دوسرا شخص وہاں پر ترجمہ کر رہا تھا۔ یعنی یہ ایک باقاعدہ پلان کے تحت کیا گیا۔ اس کے پس پردہ محرکات بالکل صاف نظر آ رہے ہیں۔ ان کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کی غیرت دینی اور غیرت ایمانی کو وقتاً فوقتاً چیک کرتے رہنا چاہیے۔ ماضی قریب میں بھی نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے وہ مسلمانوں کے جذبہ ایمانی کو چیک کرتے رہے ہیں۔ اس طرح کے واقعات پر مسلم ممالک میں مسلمان مظاہرے کرتے ہیں اور اگر توڑ پھوڑ کا کوئی واقعہ ہو جائے تو عالمی میڈیا ان کی ویڈیوز بنا کر دنیا کو بتاتا ہے کہ یہ دہشت گرد قسم کے لوگ ہیں۔ غیر مسلم ممالک میں اگر کوئی مسلمان اشتعال میں آ کر قانون ہاتھ میں لیتا ہے تو اس کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے اور اس کو استعمال کر کے اسلام کو مزید بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بنیادی طور پر موجودہ فتنوں کے دور میں شیطان ننگا ناچ رہا ہے اور جو جاہلیت پھیل رہی ہے اس کے ہتھیاروں میں سے ایک یہ ہتھیار استعمال میں لایا جا رہا ہے۔

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ایک موقع پر فرمایا تھا: ''اب میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ پہلی جنگ عظیم کے دوران انگلستان کے وزیر اعظم نے قرآن کا نسخہ لہرایا اور کہا: جب تک یہ کتاب دنیا میں موجود ہے دنیا میں امن نہیں ہوسکتا۔ یہی آج پورا مغرب کہہ رہا ہے۔ امریکیوں نے نصاب کی کتابوں سے جہاد اور قتال کی آیتیں نکلوا دی، سعودی عرب میں نکلوا دیں، ہمارے ہاں نکل رہی ہیں، بہرحال سوچئے کہ کسی شخص نے قرآن کی بے حرمتی کرنی تھی نیوز ویک نے اسے کیوں شائع کیا؟ کیا اسے پتا نہیں تھا کہ مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوں گے؟ یہ اس لیے چھاپا ہے کہ وہ چیک کر رہے ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی غیرت باقی ہے یا نہیں۔''

**سوال:** سٹاک ہوم واقعہ پر روسی صدر پیوٹن نے اپنا ایک موقف دیا ہے کہ روس میں ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو ہم اس کو قرار واقعی سزا دیں گے۔ ان کا یہ بیان کتنی اہمیت کا حامل ہے؟

**رضاء الحق:** کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ روسی صدر کا یہ بیان اور طرز عمل عالم اسلام اور مسلم حکمرانوں کے دل جیتنے لیے ہے اور روس یوکرائن تنازعہ اور سویڈن ترکی معاملات کے تناظر میں اُن کی سیاسی چال ہے۔ لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے کہ پیوٹن کی یہ سیاسی چال نہیں ہے کیونکہ مغرب اور مغربی حکومتوں کے خلاف لوگوں میں ایک

نفرت پیدا ہوگئی ہے، اسے صدر پیوٹن اپنے حق میں استعمال کریں گے۔ ایک چیز انتہائی اہم ہے کہ سوویت یونین (جو کمیونزم کے الحاد پرستانہ نظریہ کی بنیاد پر قائم کی گئی ریاست تھی) سے روس مختلف ہے۔ اب وسط ایشیائی ریاستیں جیسے ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان، کرغزستان، قازقستان اور کریمیا، بیلاروس، چیچنیا وغیرہ روسی صدر پیوٹن کی حمایت کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے جب پیوٹن کے خلاف بغاوت کی کوشش ہوئی تو وہ ناکام ہوگئی۔ صدر پیوٹن کا جو بیان قرآن کے متعلق آیا ہے وہ انہوں نے داغستان کی ایک مسجد میں دیا ہے جہاں ان کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر قرآن تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا، انہوں نے قرآن کو سینے سے لگایا اور کہا کہ یہ الہامی کتاب ہے، اس کی کسی کو تضحیک کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے اور ہمارے آئین اور قانون دونوں میں اس کی اجازت نہیں ہے، کوئی ایسا کرے گا تو اس کو سزا دی جائے گی۔ صدر پیوٹن کا یہ بیان اہم اس لیے ہے کہ دنیا اس وقت دو کیمپوں میں تقسیم ہو رہی ہے۔ صاف نظر آرہا ہے کہ ایک کیمپ وہ ہے جو مسلمانوں کے خلاف کھلی کارروائیاں کر رہا ہے۔ دوسری طرف روس کا کیمپ ہے جو مسلمانوں کو نسبتاً سپورٹ کر رہا ہے۔ اس کیمپ میں چین بھی ہے جس کے مسلمان ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ اب مسلمان ممالک کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو طاقتور بنائیں اور اس کے بعد دیکھیں کہ ہمارے مفاد میں کس کے ساتھ اتحاد کرنا ہے۔

**صدر پیوٹن نے قرآن کو سینے سے لگایا اور کہا کہ یہ الہامی کتاب ہے، اس کی تضحیک کرنے کی کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہیے اور ہمارے آئین اور قانون دونوں میں اس کی اجازت نہیں ہے، کوئی ایسا کرے گا تو اس کو سزا دی جائے گی۔**

**سوال:** سویڈن کی ایک عدالت نے آزادی اظہار کی آڑ میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی اجازت دے دی اور نیٹو کے چیف کا کہنا ہے کہ آزادی اظہار ایک پیچیدہ معاملہ ہے اور اس حق سے لوگوں کو محروم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ فرمائیے کہ آزادی اظہار کی یہ تعریف صرف قرآن پاک کی بے حرمتی اور صاحب قرآن ﷺ کی شان میں گستاخی کے حوالے سے ہی کیوں استعمال کی جاتی ہے؟

**ڈاکٹر محمد عارف صدیقی:** یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ سویڈن کی عدالت نے قرآن مجید کو جلانے کی اجازت دی۔ اس سے پہلے یہ لوگ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے رہے۔ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جب یہ آزادی اظہار کی بات کرتے ہیں تو یہ بھول جاتے ہیں کہ جب مسلمانوں کی طرف آزادی عمل کا استعمال ہوتا ہے تو ان کو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ سیدھی سی بات ہے کہ یہ مسلمانوں پر حملہ آور کیوں ہیں؟ آپ کا مال چلا جائے تو کوئی غم نہیں ہے، مال دوبارہ کمایا جاسکتا ہے، جان اللہ کی راہ میں چلی جائے تو اس سے بڑی سعادت کیا ہوگی مگر دشمن اس وقت نہ تو ہماری جانوں پر حملہ آور ہے اور نہ ہی ہمارے مالوں پر، وہ ہماری غیرت پر حملہ آور ہے، اگر ہم نبی اکرم ﷺ اور قرآن پاک کی حرمت اور تقدس کا دفاع نہیں کرسکتے تو پھر ہم اور کس چیز کا دفاع کرسکتے ہیں۔ یہ آج سے نہیں ہو رہا ہے۔ آپ ان کی ٹائمنگ دیکھئے۔ ادھر آئی ایم ایف سے معاملات ہو رہے ہیں اور ادھر یہ واقعہ ہو رہا ہے۔ جب آپ کشکول لے کر آگے گئے ہوئے ہیں تو پھر دشمن آپ کو مسلسل ایسے teasers کے ذریعے چیک کرے گا کہ اس کی غیرت کس درجے پر پہنچ چکی ہے۔ بلاشبہ بھکاریوں کی غیرت تو نہیں ہوتی۔ لہٰذا ہمیں سب سے پہلے کشکول توڑنا ہوگا تبھی ہم ایسے واقعات کے خلاف آواز اُٹھا سکیں گے۔

**سوال:** کیا قرآن پاک کی توہین اور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کے خلاف عالمی سطح پر قانون سازی کی ضرورت نہیں ہے؟

**ڈاکٹر محمد عارف صدیقی:** یہ قانون سازی لفظوں کی حد تک تو بہت اچھی ہے مگر سمجھنے کی بات ہے کہ قانون تب ہی مؤثر ہوتا ہے جب حکمران سیدنا عمر فاروق ؓ جیسا ہو ورنہ قانون تو مکڑی کا وہ جالا ہے جسے ہر طاقتور توڑ دیتا ہے اور یہ ہر کمزور کو جکڑ لیتا ہے۔ قانون پر عمل درآمد کے لیے قوت چاہیے۔ پاکستان کی عدالتوں نے کتنے اچھے فیصلے دیے ہیں کیا ان پر عمل ہوسکا؟ عالمی سطح پر آپ ایسی قانون سازی اگر کر بھی لیں گے لیکن آپ کے پاس قوت نہ ہو تو آپ کیا کرسکتے ہیں؟ اقوام متحدہ کی کتنی قراردادیں کشمیر، برما اور فلسطین کے حوالے سے موجود ہیں؟ ان کا اُمت مسلمہ کو آج تک کوئی فائدہ ہوا؟ اس لیے نہیں ہوا کہ ہمارے پاس طاقت نہیں ہے۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ قانون سازی سے زیادہ ہمیں طاقت کے حصول پر توجہ دینی چاہیے۔ معاشی، عسکری، ایمانی طاقت، ٹیکنالوجی کی طاقت، تقویٰ کی طاقت۔ جب تک ہم اس طاقت کے حصول کے لیے کوشش نہیں کریں گے ذلت و رسوائی ہمارا مقدر بنی رہے گی۔ ہم کیوں بھول گئے کہ سیدنا رسول کریم ﷺ سے منسوب روایت میں ہے کہ اللہ کو طاقتور مومن کمزور مومن کی نسبت زیادہ پسند ہے اب جو طاقتور ہے وہ ایمان میں بھی طاقتور ہوگا، کردار میں طاقتور ہوگا، تقویٰ میں بھی طاقتور ہوگا، عسکری علوم کا ماہر ہوگا تو وہ دشمن کو للکار کر جواب دینے کے قابل ہوگا۔ اس وقت ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ اگر حکمران اپنا فرض پورا نہیں کرتے تو ہر مسلمان اپنی اپنی سطح پر قرآن وسنت کے احکامات کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اپنا لائحہ عمل مرتب کرے، ایسا کریں گے تو عالم کفر ہر وقت خوف میں مبتلا رہے گا۔ ان کے دل میں جان جانے کا، مال جانے کا، اقتدار جانے کا خوف رہے گا، جب تک آپ دشمن کو خوف میں مبتلا نہیں کریں گے آپ کبھی بھی اس طرح کے معاملات کو نہیں روک سکتے۔

**سوال:** مغربی دنیا کی اسلاموفوبک دہشت گردی سے بچنے کے امت مسلمہ کو کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں؟

**ڈاکٹر محمد عارف صدیقی:** اس طرح کے اقدامات کو روکنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں امت کے تصور کو زندہ کرنا ہوگا۔ لیکن ہم کیا کر رہے ہیں؟ پہلے تو صرف عربی اور عجمی کی تقسیم تھی۔ اب ہم نے کہا سب سے پہلے پاکستان، پھر کہا سب سے پہلے پنجابی، سب سے پہلے پختون، سندھی وغیرہ۔ پھر ہم نے برادری کی بنیاد پر تقسیم شروع کر دی۔ حالانکہ ہمیں مسلم امت کی حیثیت سے جسد واحد ہونا چاہیے تھا۔ ہم ایک Punch کی طرح اکٹھے ہوتے اور عالم کفر کے منہ پر جا لگتے تو اس کی کیا جرأت تھی لیکن ہم Punch بننے کی بجائے انگلیوں کی صورت میں تقسیم ہوگئے تو دشمن کے لیے ہمیں توڑنا آسان ہوگیا۔ سب سے پہلے ہمیں اپنے ذاتی، مسلکی، لسانی، تہذیبی معاملات کو پس پشت ڈال کر امت کے تصور کو زندہ کرنا ہوگا کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے تو پورے کا پورا عالم اسلام اکٹھا ہو کر اس کی مدد کرے۔ دوسرا یہ کہ ہمیں اپنی طاقت کے حصول پر توجہ دینا ہوگی۔ ہم کہتے ہیں اسلام امن کا دین ہے۔ مگر یہ امن قائم کیسے ہوگا؟ کیا نبی اکرم ﷺ نے تلوار کا استعمال نہیں کیا، جنگیں نہیں لڑیں؟ ہمیں اپنے اندر یہ جذبہ بھی پیدا کرنا ہوگا۔ ہمیں

معاشی طور پر بھی خودکفیل بننا ہوگا۔ جب تک ہم معیشت، تعلیم اور ٹیکنالوجی میں دوسروں کے محتاج رہیں گے وہ ہماری غیرت کو بھی للکاریں گے، ہماری اقدار اور ہمارے عقائد کو بھی بدلنے کی کوشش کریں گے۔ لہٰذا سب سے پہلے ہمیں خودکفیل بننا ہوگا۔ اس کے لیے تعیشات کو چھوڑنا ہوگا۔ اس وقت مسئلہ ہمارے سروائیول کا ہے، ہماری غیرت ایمانی کا ہے، نبی اکرم ﷺ کی حرمت کا ہے، قرآن کے تقدس کا ہے، اس وقت اگر ہمیں ان مغربی اشیاء کا بائیکاٹ کرنا پڑے، ان مغربی کمپنیوں کو ملک سے نکالنا پڑے، ان کے سفارت کاروں کو بھی نکالنا پڑے تو ہمیں اس سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ جب تک ہم عالم کفر کو ایک سخت جواب نہیں دیں گے اس وقت تک یقینی طور پر ہمارے ساتھ یہی ہوگا۔ اس کے بعد کیا ہمارے میڈیا نے اپنا کردار ادا کیا ہے؟ کتنے چینلز نے سویڈن میں ہونے والے واقعہ پر ردعمل دیا اور کس لیول پر دیا۔ آپ نے یہ پروگرام کیا ہے، ممکن ہے وہ آپ کا چینل بند کر دیں جس طرح اس سے قبل ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے یوٹیوب چینل پر پابندی لگ چکی ہے۔ آپ نے دوبارہ بنالیا، آج دوبارہ آپ پروگرام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہمیں اپنا کام جاری رکھنا چاہیے تاکہ ہماری آواز کو دبایا نہ جاسکے۔

**سوال**: مغربی دنیا کی اسلاموفوبک دہشت گردی سے بچنے کے لیے اُمت مسلمہ کو کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں؟

**رضاء الحق**: پہلی بات یہ ہے کہ ہمارے جتنے بھی سٹیک ہولڈر ہیں (عوام، عوامی نمائندے، ریاستی ادارے) ان کو چند نکات پر one page پر آنا ہوگا۔ ایک یہ کہ دنیا میں کہیں بھی اسلاموفوبیا کا واقعہ ہو، کسی مسلمان ملک پر حملہ ہو، کہیں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو، مقدس شعائر کی بے حرمتی ہو رہی ہو تو ایسے واقعات کے خلاف ہمارے تمام سٹیک ہولڈر ایک پیج پر ہوں۔ دوسرا یہ کہ جتنے بھی بین الاقوامی فورمز ہیں، چاہے وہ او آئی سی ہو، اقوام متحدہ ہو، انسانی حقوق کا کمیشن ہو وہاں اپنا کیس لڑیں۔ مغرب میں اگر کسی نسل کے خلاف کوئی بات کی جاتی ہے تو عدالت میں جا کر کیس دائر کر دیا جاتا ہے کہ یہ racial discrimination ہے۔ مسلمان تو پوری دنیا میں تقریباً دو ارب کی آبادی پر مشتمل ایک اُمت ہیں۔ اس کے خلاف جب بات ہوتی ہے تو انٹرنیشنل کورٹس میں جا کر کیس دائر کرنا چاہیے۔ لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ خود کو سیاسی، معاشی، نظریاتی، عسکری اور ہر لحاظ سے مضبوط کرنا چاہیے۔

**سوال**: پاکستان میں سابقہ حکومت نے ایک کوشش کی تھی جس کے نتیجہ میں ناموس رسالت کے حوالے سے ایک دن اقوام متحدہ میں رکھا گیا، اسی طرح اب جو احتجاج ہو رہا ہے، پاکستان میں ایک دن منایا گیا، احتجاج کیا گیا، اسی طرح دوسرے ممالک میں بھی احتجاج ہو رہا ہے، حکومتی سطح پر بھی کہیں سفیروں کی طلبی ہوئی اور کہیں سے سفیر واپس چلا گیا ہے، اسمبلیوں میں قراردادیں پیش کی گئی ہیں۔ آپ کے خیال میں اس کے نتیجہ میں بھی مغرب میں کوئی قانون سازی ہونے کا امکان ہے؟

> **قرآن کی بے حرمتی کے پیچھے پوری ایک شیطانی ذہنیت شامل ہے اور یہ اُن کا کام ہے جنہوں نے انسانیت کو غلام بنانے کا پروگرام بنا رکھا ہے، انہیں خطرہ اگر ہے تو اسلام کے عادلانہ نظام سے ہے**

**رضاء الحق**: اس کے لیے بہت محنت کرنی پڑے گی دیکھیے۔ اسلاموفوبیا کا دن ایک ٹوکن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے ایسے واقعات پر پابندی لگا دی ہے اور دوبارہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلم امہ اپنی صفوں میں طاقت اور اتحاد پیدا کرے۔ اصل طاقت نظریاتی اور اقتصادی طاقت ہے، ہمارے پاس وسائل بھی ہیں، اذہان بھی ہیں، نظریہ بھی ہے، جذبہ ایمانی بھی ہے، ہمیں اپنے نظریہ کو قائم و نافذ کرنا ہوگا، اس کے ساتھ ہمیں اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا ہوگا جس کی وجہ سے ہماری عسکری طاقت بھی بڑھے گی۔ ان نکات پر ہم سب ایک پیج پر آجائیں تو پھر کسی کو جرات نہیں ہوگی کہ دوبارہ ایسی حرکت کرسکے۔

**سوال**: ماضی قریب سے اسلاموفوبیا کے زیادہ تر واقعات یورپ میں خصوصاً سکینڈے نیوین ممالک میں کیوں رونما ہو رہے ہیں؟

**شجاع الدین شیخ**: اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اس صورت حال سے نکلنے کی سبیل عطا فرمائے جس سے ہم دوچار ہیں۔ جہاں تک یورپ میں خصوصاً سکینڈے نیوین ممالک میں قرآن حکیم کی بے حرمتی اور نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں پے در پے گستاخیوں کا معاملہ ہے تو یہ بات اتنی سادہ نہیں ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر معاذاللہ بے حرمتی کی بلکہ باقاعدہ ریاستی سرپرستی میں یہ سب ہو رہا ہے اور عین اس موقع پر جب مسلمان عیدالاضحیٰ منا رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ اس کے پیچھے پوری ایک شیطانی ذہنیت شامل ہے اور یہ اُن کا کام ہے جنہوں نے انسانیت کو غلام بنانے کا پروگرام بنا رکھا ہے۔ انہیں خطرہ اگر ہے تو اسلام کے عادلانہ نظام سے ہے چنانچہ وہ کبھی نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور کبھی قرآن کی بے حرمتی کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک اور انداز سے آپ دیکھیں کہ سکینڈے نیوین ممالک میں جہاں شرح آمدنی دنیا میں سب سے زیادہ ہے انہیں ممالک میں سب سے زیادہ خودکشیاں بھی ہو رہی ہیں۔ وجہ الہامی تعلیم سے دوری ہے اور اسی کا شاخسانہ ہے کہ پھر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان واقعات سے مغربی ممالک کا منافقانہ چہرہ بھی کھل کر سامنے آگیا ہے۔ ایک طرف اگر وہاں کوئی ہولوکاسٹ کی بات کرے تو اس کو سزا دی جاتی ہے لیکن یہ کہ مسلمانوں کی الہامی کتاب کی شان میں گستاخی کی جائے تو یہ ان کے نزدیک آزادی اظہار قرار پاتا ہے۔

**سوال**: قرآن پاک کی بے حرمتی کے پے در پے افسوسناک واقعات پر حکومت پاکستان اور مذہبی جماعتوں کی پالیسی کیا ہے اور اس حوالے سے انہیں کیا اور کیسا رول ادا کرنا چاہیے؟

**شجاع الدین شیخ**: جی بالکل! نہ صرف یہ کہ پاکستان کی دینی جماعتوں بلکہ پاکستانی حکومت کو بھی آواز اُٹھانے کی ضرورت ہے، بلکہ پوری امت مسلمہ کی طرف سے آواز بلند ہونی چاہیے اور بنیادی بات یہ ہے کہ یہ حس ہماری بیدار رہے اور الحمدللہ ایک درجے میں میں سمجھتا ہوں کہ آواز تو بلند ہو رہی ہے لیکن بہر حال اس سے بڑھ کر بھی کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص اگر آپ دیکھیں تو NATO کے سربراہ نے بھی اس کو آزادی اظہار قرار دیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ترکی کو نیٹو سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے۔ خاص طور پر او آئی سی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، سفارتی دباؤ ڈالنا چاہیے اور اس کے لیے معاشی بائیکاٹ ایک حل ہے۔ جب ڈنمارک میں شان رسالت میں گستاخی کا ایک معاملہ ہوا تھا تو سعودی عرب نے معاشی بائیکاٹ کیا تھا، اس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ ان کے وزیر کو آکر معافی مانگنا پڑی تھی۔ اس لائحہ عمل کو

پوری مسلم اُمہ استعمال کرسکتی ہے۔

**سوال:** مغرب میں بڑھتے ہوئے اسلاموفوبیا کی مذمت اور سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف احتجاج کے حوالے سے تنظیم اسلامی کا لائحہ عمل کیا ہے؟

**شجاع الدین شیخ:** تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے تو ہم مستقل اقامت دین کی جدوجہد کے علاوہ امر بالمعروف اور نہی المنکر کے فریضے کو بھی انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی مبارک حدیث ہے کہ جو کوئی تم میں سے منکر کو دیکھے تو وہ اپنے ہاتھ سے اس کو روکے، اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو زبان سے روکے اور اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہیں ہے تو دل میں برا جانے لیکن یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ چنانچہ ہاتھ سے روکنے کا اختیار تو ہمارے پاس نہیں ہے لیکن زبان سے روکنے کی ہم بھرپور جدوجہد کرتے ہیں، مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہروں کا اہتمام ہوتا ہے۔ خطبات جمعہ میں گفتگو ہوتی ہے، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے جہاں تک بات کو ہم پہنچا سکتے ہیں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ خود اُمت مسلمہ کا تعلق قرآن سے بہت معمولی رہ گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ)) ’’اللہ تعالیٰ اسی کتاب کے ذریعے سے کچھ قوموں کو بامِ عروج تک پہنچائے گا اور اسی کو ترک کرنے کے باعث کچھ کو ذلیل وخوار کردے گا‘‘۔ اقبال نے بھی کہا تھا

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

آج اس ذلت اور رسوائی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے خود قرآن حکیم کو پس پشت ڈالا، ہماری عظیم اکثریت قرآن حکیم کو سمجھتی نہیں ہے، ہدایت حاصل نہیں کرتی، ہم نے اسلام کے نام پر جو ملک حاصل کیا 75 برس سے اس میں قرآن کے نظام کو نافذ نہیں کیا۔ اس لیے آج اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے: ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ⑦﴾ (محمد) ’’اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا‘‘ آج ہم احتجاج ہی کر پاتے ہیں، اس سے آگے کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نظام خلافت کے قیام کی طرف پیش رفت کی جائے، جب مسلمانوں میں مرکزیت تھی تو کبھی محمد بن قاسمؒ آ جایا کرتے تھے اور کبھی رہی سہی خلافت عثمانیہ کی طرف سے صرف آرڈر جاری ہوتا تھا تو برطانیہ میں گستاخانہ سٹیج شوز رک جاتے تھے۔ آج مسلمانوں کے پاس مرکزیت نہیں ہے سو صرف احتجاج ہی کر پاتے ہیں لیکن جب خلافت قائم ہوتی ہے تو پھر فتویٰ جاری نہیں کیا جاتا بلکہ فتویٰ نافذ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا تنظیم اسلامی اسی بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ نظام خلافت کے قیام کی طرف پیش رفت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس طرف بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

قارئین پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

## دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ ملتان شمالی کے ناظم دعوت گل گشت محترم فاروق احمد کے بڑے بھائی کی ٹانگ فریکچر ہے۔

برائے بیمار پرسی: 0321-6310029

اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

## رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ

’’قرآن اکیڈمی یاسین آباد، کراچی (حلقہ کراچی شمالی کے تحت)‘‘ میں

04 تا 06 اگست 2023ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

**نقباء کورس** (نئے ومتوقع نقباء کے لیے)

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ رفقاء اس میں شامل ہوں۔

اور

**مدرسین کورس** (نئے ومتوقع مدرسین کے لیے)

نوٹ: مدرسین کورس کے لیے درج ذیل کتابچہ کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔

☆ قرآن کے نام پر اُٹھنے والی تحریکات اور ان کے بارے میں علماءِ کرام کے خدشات۔

اور

**مدرسین ریفریشر کورس**

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: مدرسین ریفریشر کورس کے لیے درج ذیل کتابچوں کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔

☆ مطالباتِ دین ☆ تعارفِ تنظیم اسلامی میں سے حصہ دوم ’’عقائد یا بنیادی دینی تصورات‘‘

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0335-0379314 / 021-36823201-02

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-35473375(042)

# امیر المومنین حضرت عمر فاروق ؓ کی بے مثال حکمرانی اور عظیم شہادت

مفتی محمد صادق حسین قاسمی

اسلامی تاریخ کے عظیم انسان، عبقری شخصیت، بے مثال حکمران اور قائد، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے جاں نثار صحابی، امیر المؤمنین، خلیفہ ثانی، عدل وانصاف، حق گوئی و بے باکی کے پیکر مجسم حضرت عمر فاروق ؓ کی حیات اسلام کے لیے ایک عظیم نعمت رہی اور آپ کے اسلام کے لیے خود نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی، آپ ؓ کے قبول اسلام کے ذریعہ کمزور مسلمانوں کو ایک حوصلہ ملا اور خود رسول ﷺ کو ایک بے مثال رفیق وہم درد نصیب ہوا، بلاشبہ سیدنا عمر فاروق ؓ کی ذاتِ گرامی سے اسلام کو اور مسلمانوں کو بہت کچھ فیض پہنچا اور آپ ؓ کی زندگی اسلام لانے کے بعد پوری اسلام کے لیے وقف تھی، آپ نے بہت کچھ اصلاحات حکومت کے مختلف شعبوں میں فرمائیں اور ایک ایسا نظام دنیا کے سامنے پیش کیا کہ دنیا والے اس کی نہ صرف داد دینے پر مجبور ہوئے، بلکہ اس کو اختیار کر کے اپنے اپنے ملکوں اور ریاستوں کے نظام کو بھی درست کیا اور بعض تو یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر دنیا کا نظام سنبھالنا ہو تو حضرت ابوبکر صدیق اور عمر ؓ کو اپنا آئیڈیل بنایا جائے۔ ورع وتقویٰ، خلوص وللّٰہیت، سادگی و بے نفسی، انکساری اور عاجزی بے شمار خوبیوں سے اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا۔ دنیا کے نظام کو چلانے اور انسانوں کی بہتر انداز میں خدمت کرنے کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا، جن کے ذریعہ اسلام دنیا کے دور دراز علاقوں میں پھیلا اور اطراف عالم تک پہنچا، جن کی عظمت اور شوکت کا رعب دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو تھا اور بڑی بڑی سلطنتیں جن کے نام سے تھراتی تھیں، ایسے عظیم انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی خدمت، رعایا کی خبر گیری، مخلوق خدا کے احوال سے واقفیت کا عجیب جذبہ رکھا تھا۔ راتوں کی تنہائیوں میں لوگوں کی ضروریات کو پوری کرنے اور ان کے حال سے آگاہ ہونے کے لیے گشت کرنا، ہر ضرورت مند کے کام آنا اور ان کی خدمت انجام دینے کی کوشش میں لگے رہنا آپ کا امتیاز تھا، آپ کی مبارک زندگی کے ان گنت پہلو اور گوشے ہیں اور ہر پہلو انسانیت کے لیے سبق اور پیغام لیے ہوئے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس رفیق خاص کے بہت سے فضائل بیان کیے اور ان کی عظمتوں کو اجاگر کیا۔ ذیل میں ہم صرف ان کی بے مثال حکمرانی سے متعلق چیزوں کو پیش کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں ان کی سادگی اور انکساری کے پہلو کو بھی بیان کرتے ہیں، تاکہ اندازہ ہو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی سلطنت کا فرماں روا اور منصب خلافت کا مسند نشیں بنایا تھا، لیکن اس تمام کے باوجود مخلوق خدا کی خدمت میں کس طرح اپنے آپ کو مٹا دیا تھا اور لوگوں کی بھلائی اور فائدہ کے لیے کن کن چیزوں کو بروئے کار لایا تھا، بقول مولانا شاہ معین الدین ندوی ؒ کہ: ”فاروق اعظم ؓ کی زندگی کا حقیقی نصب العین رفاہ عام اور بہبودی بنی نوع انسان تھا۔“

## عادل حکمران

سیدنا عمر فاروق ؓ نے اپنے دور خلافت میں عدل وانصاف کی بہترین مثال قائم فرمائی اور عادل حکمران بن کر تعلیمات عدل کو دنیا میں پھیلا دیا، مساوات وبرابری اور حقوق کی ادائیگی کا حد درجہ اہتمام فرمایا۔ ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ: تم عمر فاروق ؓ کا ذکر کیا کرو، کیوں کہ جب تم عمر فاروق ؓ کو یاد کرو گے تو عدل وانصاف یاد آئے گا اور عدل وانصاف کی وجہ سے تم اللہ کو یاد کرو گے۔ (اسد الغابہ: 4/153) ایک مرتبہ قیصر نے اپنا ایک قاصد حضرت عمر فاروق ؓ کے پاس بھیجا، تاکہ احوال کا جائزہ لے اور نظام وانتظام کا مشاہدہ کرے۔ جب وہ مدینہ منورہ آیا تو اس کو کوئی شاہی محل نظر نہیں آیا، اس نے لوگوں سے معلوم کیا کہ تمہارا بادشاہ کہاں ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے کہا کہ ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے، البتہ ہمارے امیر ہیں، جو اس وقت مدینہ سے باہر گئے ہوئے ہیں، قاصد تلاش کرتے ہوئے اس مقام پر آ گیا جہاں امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق ؓ دھوپ میں سخت ریت پر اپنے درہ کو تکیہ بنائے آرام فرما رہے تھے۔ پسینہ آپ کی پیشانی سے ٹپک رہا تھا، جب اس نے دیکھا تو سیدنا عمر فاروق ؓ کے جاہ وجلال اور رعب سے وہ گھبرا گیا۔ اس نے کہا کہ: ”اے عمر! واقعی تو عادل حکمران ہے، اسی لیے تو آرام سے بغیر کسی پہرہ اور حفاظتی انتظامات کے تنہا خوف اور ڈر کے بغیر آرام کر رہا ہے اور ہمارے بادشاہ ظلم کرتے ہیں، اس لیے خوف وہراس ان پر چھایا رہتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا دین حق ہے، میں اگر قاصد بن کر نہ آیا ہوتا تو مسلمان ہو جاتا، لیکن میں جا کر اسلام قبول کروں گا۔“ (اخبار عمر ؓ الطنطاوی: 327)

## زہد وسادگی

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بلند مقام ومرتبہ عطا فرمایا تھا اور آپ کی حکمرانی کے چرچے طول وعرض میں پھیل چکے تھے، لیکن اس کے باوجود بھی تواضع وسادگی اور زہد وتقویٰ میں غیر معمولی اضافہ ہی ہوتا گیا۔ آپ ہر وقت اسی فکر میں رہتے کہ نبی کریم ﷺ نے جس حال میں چھوڑا اسی پر پوری زندگی گزر جائے، عمدہ کھانوں، بہترین غذاؤں اور اسباب تنعم سے ہمیشہ گریز ہی کیا کرتے تھے۔ لباس وپوشاک میں بھی اسی طرح کی سادگی آپ نے اختیار کی جو ہر ایک کے لیے نہایت حیرت انگیز اور ایمان افروز ہے۔ حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ؓ خطبہ دے رہے تھے اور آپ کے جسم پر جو لباس تھا اس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ (مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب ؒ ابن الجوزی: 131) اس طرح بے شمار واقعات آپ کی سیرت میں موجود ہیں۔

## راتوں کو گشت

حضرت عمر فاروق ؓ نے حکمرانی کرنے اور نظام سلطنت کو چلانے کا بے مثال انداز دیا ہے، ایک حاکم کی کیا فکر ہونی چاہیے اور رعایا کی خبر گیری کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے، اس کو بہتر طور پر آپ نے پیش کیا اور بتایا کہ جس کے دل میں خوف خدا اور آخرت کا احساس ہوتا ہے تو پھر وہ تخت اور حکومت کے ملنے کے بعد اپنے عوام کی فکر سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت عمر ؓ کا معمول تھا کہ راتوں کو گلیوں میں گشت کرتے، جب لوگ آرام وراحت کے لیے گھروں میں چلے جاتے، آپ حالات سے آگہی حاصل کرنے اور پریشان حالوں کی پریشانیوں سے واقف ہونے کے لیے باضابطہ چکر لگاتے اور جو کوئی مصیبت زدہ ملتا، پریشان حال نظر آتا، مسافر یا اجنبی غم کا شکار دکھائی دیتا تو خلیفہ وقت خاموشی سے کام انجام دے جاتے اور احساس تک ہونے نہیں دیتے کہ یہ وہی عمر ہے جس کی عظمت کے ڈنکے عالم میں بج رہے ہیں۔

ایک رات آپ گشت کر رہے تھے کہ مدینہ سے تین میل فاصلہ پر مقام حرا، پہنچے، دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکا رہی ہے اور دو تین بچے رو رہے ہیں، پاس جا کر حقیقت حال دریافت کی۔ اس نے کہا بچے بھوک سے تڑپ رہے ہیں ان کو بہلانے کو خالی ہانڈی چڑھا دی ہے۔ حضرت عمر فاروق ؓ اسی وقت مدینہ آئے، آٹا، گھی، گوشت اور کھجوریں لے کر نکلے، ساتھ آپ کا غلام اسلم بھی تھا، اس نے کہا کہ میں لیے چلتا ہوں، مجھے دے دیجیے۔ آپ ؓ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرا بوجھ تم نہیں اٹھاؤ گے۔ پھر آپ خود ہی سامان لے کر اس عورت کے پاس آئے، اس نے کھانا پکانے کا انتظام کیا، حضرت عمر فاروق ؓ خود چولہا پھونکتے تھے، کھانا تیار ہوا تو بچے خوشی خوشی اچھلنے لگے، حضرت عمر فاروق ؓ دیکھتے تھے اور خوش ہوتے تھے۔ (خلفائے راشدین: 127) رات میں گشت کے دوران آپ نے بے شمار پریشانوں کی امداد کی اور آپ کا مقصد بھی یہی تھا کہ تنہائیوں میں نا جانے کتنے لوگ پریشان حال

ہوں گے تو ان کے کام آیا جائے، اس سلسلہ میں بہت واقعات ہیں، جس سے آپ کی ہمدردی اور فکر مندی اور رعایا کی خبر گیری کے جذبات نمایاں نظر آتے ہیں۔

### ضرورت مندوں کی خدمت

حضرت عمر فاروق ؓ کا خدمت خلق کا انداز بھی بڑا نرالا تھا، گلیوں میں گشت لگاتے ہی تھے، نظام خلافت ایسا بنایا تھا کہ کوئی ضرورت مند محروم نہ رہنے پائے، حکام اور عمال بھی ایسے متعین فرمائے تھے جو ہر وقت راحت رسانی کی فکر میں کوشاں رہتے، ساتھ میں خود امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق ؓ بھی ضرورت مندوں کی حاجت پوری کرنے میں لگے رہتے، بلکہ آپ کی زندگی پوری انسانیت کی خدمت میں گزری۔ حضرت طلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک تاریک رات میں، میں نے حضرت عمر فاروق ؓ کو دیکھا کہ ایک گھر میں داخل ہو گئے، اس کے بعد دوسرے گھر میں داخل ہوئے، صبح میں نے اس مکان میں داخل ہو کر دیکھا کہ ایک نابینا بوڑھی بیٹھی ہے، میں نے اس بوڑھی سے پوچھا کہ وہ کون تھے؟ تجھے معلوم ہے؟ اس نے کہا کہ وہ اسی طرح میرے پاس آ کر میری ضروریات کو پوری کر کے چلے جاتے ہیں اور صفائی ستھرائی کر کے واپس ہو جاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ تو عمر فاروق ؓ ہیں۔ (مناقب عمر بن الخطاب:68)

ایک رات آپ مدینہ کے ایک راستے سے گزر رہے تھے تو ایک خیمہ کے باہر ایک بدوی بیٹھا ہوا ہے اور اندر سے رونے کی آواز آ رہی ہے۔ حضرت عمر فاروق ؓ فوری اس کے قریب گئے، حال دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ میری بیوی دردزہ میں مبتلا ہے اور کوئی خاتون نہیں جو اس مشکل وقت میں میری مدد کر سکے۔ حضرت عمر فاروق ؓ گھر تشریف لائے، اہلیہ محترمہ حضرت ام کلثوم ؓ (خاتونِ اول) کو لے آئے اور ساتھ راشن بھی لے آئے۔ حضرت اُم کلثوم ؓ خیمہ کے اندر چلی گئیں۔ آپؓ نے آگ جلا کر ہانڈی چڑھا دی۔ کچھ دیر بعد اندر سے آواز آئی کہ امیر المؤمنین! اپنے دوست کو بیٹے کی خوش خبری سنا دیجیے۔ جیسے اس دیہاتی نے امیر المؤمنین کا لفظ سنا تو گھبرا گیا۔ آپؓ نے فرمایا: ”گھبراؤ نہیں، اطمینان رکھو، پھر جو کھانا تیار ہوا تھا ان دونوں کو کھلایا۔ آپؓ یہ کہہ کر رخصت ہو گئے کہ صبح آ جاؤ، بچے کا روزینہ مقرر ہو جائے گا۔“ (اخبار عمر:346 بیروت)۔

### غلام کے ساتھ حسن سلوک

سیدنا عمر فاروق ؓ جس طرح اپنی رعایا اور دوسرے افراد کی راحت رسانی کی فکر میں رہتے اور ان کی خدمت کرنے میں پیش رہتے۔ اسی طرح آپ خادموں اور غلاموں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے کہ غلام و آقا، مالک ومملوک کا فرق نہیں ہوتا اور ان کو آرام پہنچانے میں آگے رہتے، حضرت عمر فاروق ؓ جن کی عظمت سے باطل کے دل لرزتے اور بدن کانپتے تھے، وہ اتنے رحم دل اور خیر خواہ تھے کہ ان کی رحم دلی اور خیر خواہی سے غلام بھی سکون واطمینان محسوس کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق ؓ جب حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو صفوان بن امیہ ؓ نے دعوت دی اور کھانا ایسے بڑے برتن میں لایا گیا جس کو چار آدمی اٹھا سکتے تھے، خادموں نے کھانا لا کر رکھ دیا اور واپس ہونے لگے، حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا کہ تم لوگ ہمارے ساتھ نہیں کھاؤ گے؟ تو ان خادموں نے کہا کہ نہیں۔ ہم بعد میں کھالیں گے۔ یہ بات سن کر آپ سخت ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم کرے، یہ ابھی تک طبقات میں بٹے ہوئے ہیں؟“ پھر خدام کو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ، چنانچہ سب نے کھانا کھایا۔ (سیدنا عمر فاروق کی زندگی کے سنہرے واقعات:87)

بیت المقدس کی چابیاں لینے کے لیے جب جا رہے تھے تو غلام کے ساتھ باری باری اونٹ پر سوار ہو رہے تھے۔

### جانوروں پر رحم

حضرت عمر فاروق ؓ دین کے معاملہ میں جتنے سخت اور مضبوط تھے، رہن سہن کے لحاظ اور حقوق کی ادائیگی کے اعتبار سے اتنے ہی نرم اور رحم دل تھے، ذمہ داری کو پورا کرنے اور انسانیت کی فلاح وبہبودی کے لیے تڑپنے والے تھے۔ آپ کی رحم دلی اور خیر خواہی انسانوں کے علاوہ جانوروں پر بھی تھی، جانوروں پر زیادہ بوجھ ڈالنا، ان کو غیر ضروری استعمال کرنا، ان کے چارہ کا صحیح انتظام نہ کرنا آپ کو بہت ہی ناگوار گزرتا اور کسی ایک جانور کا بھی مالک کی بے جا زیادتیوں کا شکار رہنا بھی آپؓ کو رنج وغم میں مبتلا کر دیتا تھا۔ خوف وخشیت اور احساس ذمہ داری کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ فرمایا: ”اگر بکری کا کوئی بچہ فرات کے کنارے مر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عمر سے سوال کرے گا۔“ (مناقب عمر:153)

ایک مرتبہ آپؓ نے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر فرمائی، آپؓ کے غلام یرفا نے لمبا سفر کر کے مچھلی حاضر کی اور آ کر اپنی سواری کا پسینہ پوچھنے لگا، حضرت عمر فاروق ؓ نے دیکھ کر فرمایا کہ عمر کی خواہش پوری کرنے میں ایک جانور کو اس قدر تکلیف اٹھانی پڑے۔ اللہ کی قسم! عمر اسے نہیں چکھے گا۔ ((سیدنا عمر فاروق ؓ کی زندگی کے سنہرے واقعات:211) یہ حالت ہے اس عظیم المرتبت انسان کی او راس بے مثال شخصیت کی کہ جو دین کے معاملہ میں شمشیر بے نیام ہو جاتی اور حق کے سلسلہ میں آہنی تلوار، لیکن مخلوق کا مسئلہ ہوتا یا انسانوں کی بھلائی اور جانوروں کی خیر خواہی کا سوال، تو پھر اپنے آپ کو اس درجہ مٹا دیتے کہ دنیا والے ان کی اداؤں پر آج بھی رشک کرتے ہیں۔

### بیت المال کا استحکام

آپ نے خدمت خلق کے میدان میں جو اہم کام انجام دیے اس میں نظام بیت المال کا استحکام بھی ہے۔ حضرت ابوبکر فاروق ؓ نے اپنی خلافت میں جو بیت المال قائم فرمایا تھا، حضرت عمر فاروق ؓ نے اس کے نظام کو مضبوط ومستحکم فرمایا اور اصول وضوابط کے ساتھ اس کو جاری کیا، اپنی اولاد کے مال و دولت کو اس میں لگا دیا اور خود سادگی کی زندگی گزار دی۔

حضرت عمر فاروق ؓ نے تقریباً 15ھ میں ایک مستقل خزانہ کی ضرورت محسوس کی اور مجلس شوریٰ کی منظوری کے بعد مدینہ منورہ میں بہت بڑا خزانہ قائم کیا، دارالخلافہ کے علاوہ تمام اضلاع اور صوبہ جات میں بھی اس کی شاخیں قائم کی گئیں اور ہر جگہ اس محکمہ کے افسر جداگانہ مقرر ہوئے۔ صوبہ جات اور اضلاع کے بیت المال میں جس قدر رقم جمع ہو جاتی تھی وہ وہاں کے سالانہ مصارف کے بعد اختتام سال صدر خزانہ یعنی مدینہ منورہ کے بیت المال میں منتقل کر دی جاتی تھی۔ (خلفائے راشدین:90)

### سانحۂ شہادت

حضرت عمر فاروق ؓ نے دعا مانگی تھی: ”اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول ﷺ کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے۔“ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور اس کا عجیب انتظام فرمایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کا ایک مجوسی غلام فیروز نامی تھا، اس نے ایک مرتبہ اپنے مالک حضرت مغیرہ ؓ کی شکایت کی کہ وہ مجھ سے زیادہ محصول طلب کرتے ہیں، حضرت عمر فاروق ؓ نے اس بے جا شکایت پر کوئی توجہ نہیں دی۔ اس نے غیظ وغضب میں ایک تیز خنجر تیار کیا اور نماز فجر میں چھپ کر آ کر بیٹھ گیا، جب حضرت عمر فاروق ؓ نے تکبیر کہی، اس نے زور سے تین وار کیے جس سے امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق ؓ گر پڑے، موت وحیات کی اس کش مکش میں حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھایا، نماز مکمل ہوئی تو آپؓ نے صحابہ کو کہا کہ قاتل کا پتہ لگاؤ کہ کس نے مارا، ابولؤلؤ نے تقریباً تیرہ صحابہ کو زخمی کر دیا اور جب وہ بالکل گرفت میں آ چکا تو از خود خنجر مار کر خودکشی کی۔ حضرت عمر فاروق ؓ کو 26 ذوالحجہ 23ھ کو خنجر مارا گیا اور یکم محرم الحرام 24ھ کو شہادت عظمیٰ کا سانحہ پیش آیا اور تدفین عمل میں آئی۔ آپؓ کی خلافت دس سال پانچ مہینے اکیس دن رہی۔ (طبقات ابن سعد:2/123) آپؓ کی خواہش تھی کہ آپؓ کو اپنے دو رفیقوں کے پہلو میں جگہ ملے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ نے امیر المؤمنین کی اس تمنا کو پورا کیا اور حجرہ میں تدفین کی اجازت دی۔

## دعائے مغفرت
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆ حلقہ بلوچستان، کوئٹہ شمالی کے بزرگ ساتھی محمد ادریس اور محمد سلیمان قوم وفات پاگئے ہیں۔

☆ حلقہ ملتان شمالی کے معتمد میاں مقصود حسین کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0300-8732504

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، صوابی کے نقیب اسرہ محترم نجم العالم کے والد وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0314-9520659

☆ حلقہ کراچی وسطی، گلشن اقبال کے رفیق جناب خرم مصطفیٰ کے والد وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0335-2584844

☆ حلقہ کراچی وسطی، قرآن مرکز جوہر کے رفیق شکیل الرزاق کے والد وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0334-0232960

☆ حلقہ ملاکنڈ، لی بیوڑ کے رفیق حضرت رحمٰن کی خوش دامن وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0307-5741625

☆ حلقہ پنجاب پوٹھوہار، چکوال کے نقیب اُسرہ خرم شہزاد کی ساس وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0334-7259988

☆ حلقہ گوجرانوالہ، قلعہ کالروالا کے رفیق غلام نبی سعید کے سسر وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0300-7410048

☆ حلقہ پنجاب پوٹھوہار، شکریلہ کے ملتزم رفیق شبیر حسین کے بہنوئی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0345-5656570

☆ حلقہ ملاکنڈ، دیر کے ملتزم رفیق فضل سبحان کی بھابھی وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0307-8047963

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا


# سانحۂ کربلا

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عزیمت و عظمت کے بیان پر جامع تالیف

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

جامع اور مختصر مگر عام فہم اور محققانہ تاریخی تالیف کا مطالعہ کیجئے

خاص ایڈیشن 75 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 3-35869501 e-mail:maktaba@tanzeem.org



AL KAHAF EDUCATIONAL SYSTEM

AES الکہف ایجوکیشنل سسٹم

AN INCLUSIVE SCHOOLING SYSTEM FOR BOYS

کراچی کیمپس کے بعد لاہور کیمپس میں داخلے جاری ہیں

**خصوصیات**

- پارسالہ میٹرک پروگرام (سال کے 3 سمسٹرز)
- حفظ کی پختگی پر خصوصی توجہ
- کشادہ، ہوادار، فرنشڈ اور جدید آلات سے لیس کلاس رومز
- باقاعدہ کمپیوٹر لیب و سائنس لیب
- انگریزی و عربی بول چال
- تربیت پر خصوصی توجہ
- روبوٹکس، آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور گرافک ڈیزائننگ کے ایڈوانس کورسز
- ابتدائی 10 طلباء کے لئے ایڈمیشن فری ہوگا
- مناسب فیس

**اہلیت**

1. کم سے کم عمر 11 سال اور زیادہ سے زیادہ 13 سال
2. پرائمری کی ہوئی ہو یا اس کے متوازی امتحان پاس کرنے کی قابلیت ہو
3. داخلہ انٹری ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد دیا جائے گا
4. عمر زیادہ ہونے کی صورت میں ٹیسٹ اور انٹرویو دونوں کلیئر کرنے لازمی ہوں گے اور مشروط داخلے ہوں گے

اوقات کار صبح 8 سے شام 4:15 بجے

- داخلوں کا آغاز 20 جون 2023
- انٹری ٹیسٹ یکم اگست 2023
- رزلٹ اناؤنسمنٹ 5 اگست 2023
- انٹرویوز 7، 8، 9، 10 اگست 2023
- باقاعدہ کلاسز کا آغاز: 15 اگست 2023

حافظ محمد ابراہیم نقشبندی مدظلہ — پیر حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی رحمہ اللہ

A PROJECT OF

پتہ: الکہف ایجوکیشنل فاؤنڈیشن 1-12-1 بیکٹر B-1 ٹاؤن شپ، لاہور

تفصیلات و معلومات کے لیے رابطہ کیجیے 03224379434

# سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف
# تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام مختلف شہروں میں مظاہرے اور ریلیاں

مرتب: وقار احمد

عیدالاضحی کے روز سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہوم کی مرکزی مسجد کے سامنے ایک ملعون عراقی شخص (جو سویڈن میں مقیم ہے) نے قرآن پاک کے نسخے کو نذر آتش کیا۔ توہین قرآن کے اس دلخراش اور اندوہناک واقعہ پر تنظیم اسلامی پاکستان کی مرکزی قیادت نے ملک بھر میں پُرامن مظاہروں کا فیصلہ کیا۔ مظاہرین کا مطالبہ تھا کہ حکومت پاکستان بین الاقوامی سطح پر قرآن پاک کی توہین کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے۔ قرآن ہماری اساس ہے اس کی بے حرمتی کوئی بھی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ بین الاقوامی برادری کی بھی ذمہ داری ہے کہ ان واقعات کو روکنے کے لیے اقدامات کرے۔ اس اشتعال انگیز واقعے سے پونے دو ارب مسلمانوں کے دل چور چور ہیں۔ مغربی ممالک میں حکومتی سرپرستی میں ہونے والے قرآن کریم کی بے حرمتی اور حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کے شرمناک واقعات کا تسلسل سے رونما ہونا مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی ایک مذموم اور منظم کوشش ہے۔ مظاہرین نے حکومت پر زور دیا کہ وہ فی الفور اس معاملے کو اقوام متحدہ اور او آئی سی سمیت تمام بین الاقوامی فورمز پر بھرپور طریقے سے اٹھائیں۔ اور فوری طور پر سویڈن کے سفیر کو ملک بدر کر کے اپنا سفیر واپس بلایا جائے۔ مظاہرین نے عوام سے بھی اپیل کی کہ ان کے دین کا تقاضا ہے کہ اس شرانگیز واقعے کے خلاف عملی اقدام کے طور پر سویڈن کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کرائیں۔ اللہ تمام رفقاء و احباب کی محنتوں اور کاوشوں کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین! ذیل میں انہی مظاہروں کی تفصیلات ہیں۔

## حلقہ کراچی وسطی

حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام چار مینار چورنگی بہادر آباد میں تقریباً 300 رفقاء و احباب نے توہین قرآن کے خلاف احتجاج میں شرکت کی۔ تمام رفقاء و احباب نمازِ عصر سے قبل مظاہرے میں پہنچے اور قریبی مساجد میں نماز ادا کرنے کے بعد چار مینار چورنگی کے اطراف مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے تقریباً 120 بینرز اور 50 پول کارڈز بھی اٹھا رکھے تھے۔ نمازِ مغرب سے کچھ دیر قبل امیر حلقہ کی ہدایت پر مظاہرہ کا اختتام ہوا۔

(مرتب: عمر بن عبدالعزیز، معتمد حلقہ کراچی وسطی)

## حلقہ فیصل آباد ڈویژن

تنظیم اسلامی فیصل آباد ڈویژن کے زیر اہتمام سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کا انعقاد کیا گیا۔ مظاہرہ کی قیادت امیر تنظیم اسلامی حلقہ فیصل آباد محمد نعمان اصغر، صدر انجمن خدام القرآن فیصل آباد ڈاکٹر عبدالسمیع محمد فاروق نذیر، انجینئر فیضان حسن جاوید، شیخ محمد سلیم چاولہ اور راقم نے کی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ناموسِ قرآن اور ناموسِ رسالت کا تحفظ قرآن و سنت کے عملی نفاذ سے ہی ممکن ہے۔ حکومت پاکستان کی آئینی ذمہ داری ہے کہ قرآن و سنت پر مبنی سیاسی، معاشی، معاشرتی نظام نافذ کرے۔ سیکولر نظام ہائے زندگی میں حکومت وقت کا توہین قرآن کے خلاف احتجاج کی کال دینا قول و فعل کا کھلا اظہار ہے۔ مزید برآں حکومتیں احتجاج نہیں کیا کرتیں بلکہ عملی اقدامات کیا کرتی ہیں۔ (مرتب: محمد رشید عمر، ناظم نشر و اشاعت فیصل آباد ڈویژن)

## حلقہ جات لاہور شرقی اور غربی

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور شرقی اور غربی کے زیر اہتمام 8 جولائی بروز ہفتہ سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف ایک احتجاجی ریلی منعقد کی گئی۔ لاہور پریس کلب شملہ پہاڑی کی مسجد میں نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد رفقاء و احباب میں بینرز، پلے کارڈز اور تنظیم اسلامی کے جھنڈے تقسیم کیے گئے۔ امیر حلقہ کی ہدایات کے بعد ریلی منظم اور باوقار انداز سے مال روڈ کی طرف روانہ ہوگئی۔ ریلی کی قیادت امیر حلقہ لاہور شرقی نے کی۔ مال روڈ پر پہنچ کر انتظامیہ نے ریلی کو روکا لیکن ذمہ داران نے بروقت انتظامیہ کو اعتماد میں لیا اور ریلی کے شرکاء کو طے شدہ پلان کے مطابق چیئرنگ کراس کے چاروں اطراف میں ایک خاص ترتیب سے کھڑا کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت حافظ حسنین احمد نے حاصل کی۔ تنظیم اسلامی حلقہ لاہور شرقی کے امیر نور الوری، حلقہ لاہور شرقی کے ناظم دعوت شہباز احمد شیخ اور راقم نے ریلی کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دشمنانِ اسلام کی سازشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے مسلمانوں کو قرآن مجید کے احکامات پر انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ مغربی ممالک اسلام دشمنی کا رویہ رکھتے ہوئے مسلمانوں کے مقدسات کی توہین کا شرمناک اور شرانگیز کام کر رہے ہیں۔ ان اقدامات سے اہل کفر کا کردار پوری طرح کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ اسلامی شعائر کی حرمت کا تحفظ مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔ آخر میں امیر حلقہ نے اختتامی کلمات ارشاد فرمائے اور دعا پر ریلی بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹ: نعیم اختر عدنان، ناظم نشر و اشاعت حلقہ لاہور شرقی)

## حلقہ جات پنجاب شمالی اور اسلام آباد

اسلام آباد میں تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی اور حلقہ اسلام آباد کے زیر اہتمام سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف ایک احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین نے مسجد الشہداء سے ہوتے ہوئے آبپارہ مارکیٹ تک مارچ کیا۔ مظاہرین نے بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جس پر سویڈن میں ہونے والے اس انتہائی شرمناک اور افسوسناک واقعے کے خلاف نعرے درج تھے۔ مظاہرے کی قیادت نائب ناظم اعلیٰ شمالی پاکستان زون راجہ محمد اصغر، امیر حلقہ اسلام آباد ڈاکٹر ضمیر اختر خان، قائم مقام امیر حلقہ پنجاب شمالی اشتیاق حسین اور صدر انجمن خدام القرآن اسلام آباد ڈاکٹر خالد نعمت نے کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مظاہرین نے کہا کہ اس شرانگیز اور نفرت انگیز واقعے پر سویڈن کی حکومت امت مسلمہ سے فی الفور معافی مانگے اور واقعے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دے تاکہ آئندہ کسی کو ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

(مرتب: ابرار احمد، ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی)

## حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی نے 5 جولائی کو پشاور پریس کلب کے باہر ایک احتجاجی مظاہرے کا اہتمام کیا۔ مظاہرہ صبح 10 بجے شروع ہوا اور 11:15 بجے اختتام پذیر ہوا۔ مظاہرے میں 82 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 62 ٹی بورڈز اور 14 بینرز کا استعمال کیا گیا اور ساؤنڈ سسٹم کا بھی بندوبست کیا گیا۔ مظاہرے کے دوران قاری سعید الاسلام اسد (بنگلہ دیش) کی پرکشش آواز میں قرآن کریم فرقان حمید کی تلاوت سنائی جا رہی

تھی۔ میڈیا کے افراد نے بھرپور تعاون کیا۔ بول نیوز اور ڈان نیوز نے امیر حلقہ کے تاثرات ریکارڈ کیے۔ انتظامیہ نے بھی امیر حلقہ سے گفت وشنید کی۔
(مرتب: محمد شمیم خٹک ،امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

## حلقہ کراچی جنوبی

کراچی جنوبی میں بھی حرمت قرآن کے سلسلے میں مظاہرے کا اہتمام کیا گیا۔ امیر حلقہ کراچی جنوبی کی ہدایات پر آ گہی و دعوتی کیمپ لگایا گیا اور بانی محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے آڈیو کے کلپ چلائے گئے، جس نے مظاہرے میں روح پھونکنے کا کام کیا۔ حلقہ کراچی جنوبی کی 10 مقامی تنظیم کے رفقاء و احباب نے بھرپور شرکت کی۔ مظاہرے کے لیے 86 بینرز تیار کئے گئے۔ کورنگی روڈ پر رفقاء نے ایک بینرز ڈسپلے کرتے ہوئے بینرز کی ایک خوبصورت طویل چین بنائی۔ یہ مظاہرہ آذان مغرب سے پہلے اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ (مرتب: محمد سہیل ،معتمد حلقہ کراچی جنوبی)

## حلقہ پنجاب جنوبی

حلقہ پنجاب جنوبی کے تحت 7 جولائی کو قرآن مجید کو جلانے کے واقعہ کی مزمت میں مظاہرہ ہوا۔ رفقاء تنظیم اسلامی نماز عصر ادا کرنے کے بعد عمر کلیم خان کی قیادت میں قرآن اکیڈمی سے چوک چونگی نمبر 9 کی طرف روانہ ہوئے۔ رفقاء نے مختلف عبارتوں پر مشتمل رکشہ فلیکس اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ مظاہرے میں تقریباً 200 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ ناظم دعوت حلقہ محمد سلیم اختر نے اختتامی خطاب کیا جس میں سویڈن کی اس مکروہ حرکت پر نقد کی گئی اور مسلمانوں کو قرآن مجید کے ساتھ اپنا ایمانی و عملی تعلق قائم کرنے کی طرف متوجہ کیا گیا اور حکومت وقت سے اپیل کی گئی کہ وہ سویڈن سے سفارتی تعلقات کو ختم کریں اور غیرت ایمانی کا ثبوت دیں۔ اس دوران میڈیا کی طرف سے کوریج بھی کی گئی اور اگلے روز اخبارات میں ریلی کی خبریں وفوٹوز شائع ہوئے۔
(مرتب: محمد عبداللہ قادری، حلقہ پنجاب جنوبی)

## حلقہ پنجاب پوٹھوہار

تنظیم اسلامی جہلم کے زیر اہتمام 07 جولائی کو بعد از نماز عصر شام 6 بجے سویڈن میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف ایک احتجاجی مظاہرہ منعقد کیا گیا۔ مظاہرے میں تقریباً 30 افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین نے مختلف بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ اس موقع پر تنظیم اسلامی جہلم کے ذمہ داران نے بھی خطاب کیا اور میڈیا کے نمائندوں کو تنظیم اسلامی کے موقف سے آگاہ کیا۔ اس مظاہرے کی خبر بمعہ تصاویر مقامی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ (مرتب: عاقب جاوید، امیر تنظیم اسلامی جہلم)

## حلقہ ملاکنڈ ڈویژن

حلقہ ملاکنڈ میں بھی حکومتِ سویڈن کی سرپرستی میں قرآن مجید کی توہین اور بے حرمتی کے شرانگیز اور قابل نفرت اقدام کے خلاف غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ حلقہ کے مختلف مقامات پر حرمت قرآن اور عظمت قرآن پر خطابات کا اہتمام ہوا۔ مقامی تنظیم بیوڑ اور مقامی تنظیم داروڑہ حلقہ ملاکنڈ کے زیر انتظام مشترکہ طور پر قریبی بازار بیوڑ میں ایک پرامن اور منظم احتجاجی ریلی بھی منعقد کی گئی۔ جس میں مظاہرین نے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ ریلی کے شرکاء سے مقامی تنظیم داروڑہ کے امیر حسین احمد اور اسرہ بیوڑ کے نقیب خالد احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سویڈن میں قرآن کی بے حرمتی اور توہین کا اقدام انتہائی شرمناک اور قابل مذمت ہے۔ مغربی دنیا کو اسلام دشمنی اور مسلمانوں سے نفرت کی پالیسی کو ترک کرنا ہوگا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سفارتی اور دیگر ذرائع سے سویڈن حکومت تک امت مسلمہ کے دینی جذبات کو پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔
(مرتب: محمد سعید، ناظم نشر و اشاعت حلقہ ملاکنڈ)

## حلقہ سرگودھا ڈویژن

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام 7 جولائی کو بعد از نماز جمعہ قرآن پاک کے ساتھ گستاخانہ عمل کے خلاف سرگودھا کی دو مقامی تنظیم شرقی و غربی، و منفرد اسرہ جات جوہر آباد اور 90 جنوبی کے رفقاء اور منفرد رفقاء پر مشتمل ایک احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ ریلی کا آغاز 7 جولائی دوپہر 2:00 بجے طفیل چوک سے ہوا جس میں 60 کے قریب رفقاء نے حصہ لیا۔ رفقاء نے ہاتھوں میں ٹی بورڈز تھامے تھے جن پر سویڈن حکومت کے خلاف اور قرآن کی عظمت کے سلوگن درج تھے۔ امیر حلقہ نے رفقاء سے خطاب میں فرمایا کہ ہم خود بھی بحیثیت مسلمان قرآن پاک کے احکامات کو اپنی انفرادی اور اجتماعی سطح پر نافذ اور قائم نہ کر کے ایک جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہم فوری طور پر بحیثیت قوم اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے دینی احکامات کو اپنی انفرادی اور اجتماعی سطح پر نافذ کریں تاکہ بھرپور انداز میں ایک اسلامی حکومت کے تحت مغربی ممالک کی اس ہٹ دھرمی کا جواب دیا جا سکے۔ میانوالی میں 9 جولائی بروز اتوار ریلی کا آغاز مسجد بیت المکرم میانوالی میں صبح 8:00 بجے ہوا۔ جس میں 40 رفقاء نے ٹی بورڈز کے ساتھ احتجاج ریکارڈ کروایا۔ مقامی امیر نور خان نے رفقاء سے تذکیری گفتگو فرمائی۔
(مرتب: ہارون شہزاد، ناظم نشر و اشاعت حلقہ سرگودھا)

## حلقہ ساہیوال ڈویژن

حلقہ ساہیوال ڈویژن کے تحت مقامی تنظیم نے مختلف مقامات پر قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف ریلیاں نکالیں۔ مقامی تنظیم بورے والا، وہاڑی، منفرد اسرہ پتوکی اور اس کے علاوہ مقامی تنظیم ساہیوال نے ریلیاں نکالیں اور مظاہرے کیے۔ حلقہ ساہیوال میں تقریباً 200 رفقاء و احباب نے ان مظاہروں میں شرکت کی۔ مقامی امیر بورے والا ڈاکٹر عبدالحفیظ میاں، مقامی امیر وہاڑی شاہد اور مقامی امیر ساہیوال عبداللہ سلیم نے خطاب کرتے ہوئے سویڈن میں قرآن کی بے حرمتی کی مزمت کی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ سویڈن سے تجارتی اور سفارتی تعلقات ختم کر کے ان کے سفیر کو ملک بدر کرے۔ مقامی تنظیم نے رکشہ فلیکس بھی لگائے جن پر قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف عبارات درج تھیں۔ (مرتب: ملک لیاقت علی، امیر حلقہ ساہیوال ڈویژن)

## حلقہ حیدر آباد

9 جولائی بروز اتوار شام 4 بجے مظاہرے کے لیے رفقاء تنظیم و احباب کی ایک بڑی تعداد امیر حلقہ جناب شفیع محمد لاکھو کی قیادت میں حیدر آباد جمخانہ کلب چوک پر جمع ہو گئے۔
امیر حلقہ کی ہدایت پر رفقاء، ریلی کی شکل میں جمخانہ چوک سے حیدر چوک اور وہاں سے حیدر آباد پریس کلب گئے۔ رفقاء نے بینرز اٹھائے ہوئے تھے۔ مظاہرے سے لطیف آباد غربی کے نقیب محمد فاروق خان باغر اور حیدر آباد سٹی کے امیر جناب اسلم دھنانی نے خطابات کیے۔
آخر میں امیر حلقہ جناب شفیع محمد لاکھو نے کہا کہ اصل میں ہم لوگ قرآن سے دور ہو گئے ہیں، ہم جب تک قرآن سے نہیں جڑیں گے یہ دشمن قوتیں اسی طرح کی حرکت کرتی رہیں گی۔ عصر کی نماز سے قبل دعا سے اس مظاہرے کا اختتام ہوا۔
(رپورٹ: رحیم بیگ مرزا، ناظم نشر و اشاعت حلقہ حیدر آباد)

# Political and Ideological Onslaught of the West on the Islamic World

The newly acquired scientific knowledge and technical know-how gave to the West tremendous superiority in arms and military equipment. Its political power swept across the world in a very short time. Eastern nations and their governments crumbled before it like sandcastles. Since the Muslim states of the Near and the Middle East bore the brunt of this attack, the onslaught of the West struck Islam and Muslim nations the severest blow. The whole Muslim world was subjugated by Western imperialist powers in the matter of a few decades.

The West's occupation of the Islamic world was two-fold, military and political as well as ideological and cultural. However, since the European attack was primarily and initially political, the reaction against it in the Islamic world contained in its early stages a sense of revolt against political repression only. The painful realization by the Muslim world of the fact of European domination and the fragmentation of its own strength, either in the form of direct political rule and annexation or in the guise of indirect involvement and support of puppet governments, was expressed in heart-rending poems. The nostalgic memory of the glorious past and the passionate desire to regain the old strength and solidarity, indeed the desire to set the clock backward, expressed itself at one time in the volatile personality of Jamaluddin Afghani and at another in the form of Tehreek-e-Khilafat (Khilafat Movement)[1]. But reality prevailed over emotions and the political domination of the West became an established fact.

Immediately after consolidating its political hegemony, Europe started disseminating her ideological principles and point of view with a missionary zeal so as to capture and control the ideas and thoughts of Muslim nations. The material and scientific progress of the West had already dazzled the eyes of the world's conquered people. Moreover, any superior nation must have some fundamental human qualities which help her to achieve her expansionist goals. The apparent evidences of Europeans' superiority contributed greatly to infuse defeatism in the minds of Muslims, and a vast majority of them began to appropriate Western ideas and values uncritically. Since the Europeans had themselves many schools of thought in the field of philosophy and social sciences, there was some scope of debate, counter-position, and selective adoption in these fields. However, since the findings of science had an element of certainty and its results were practical and tangible, they were not open to dispute. Science was therefore received with as much enthusiasm as should be accorded to Divine Revelation, and a large number of educated people in the Islamic world consciously or unconsciously accepted a secular and materialistic point of view. The entire Islamic world, including its deeply religious core, started giving more importance to material existence and worldly life, and less importance to God, the spirit, and the life Hereafter. A radical change of emphasis from transcendental themes to material and worldly pursuits occurred not only in Islamic society in general, but also in its religious leaders and scholars.

**Ref: An excerpt from the English translation of the Book " کرنے کا اصل کام: اسلام کی نشاۃ ثانیہ" byDr Israr Ahmad *(RAA)*; "ISLAMIC RENAISSANCE: The Real Task Ahead" [Translated by Dr. Absar Ahmad]**

---

[1]Khilafat Movement was organized by Maulana Mohammad Ali, Maulana Shaukat Ali, and Maulana Abul Kalam Azad in the Indo-Pak subcontinent for the revival of the Muslim Caliphate in Turkey, that was abolished in 1924. They started this movement in 1929 when they came out of jail. This mass movement created unprecedented agitation all over the sub-continent. The slogan of this movement was:

Spoke the mother of Mohammad Ali,
Give your life oh son for Khilafah

Vol: 32 Regd. No. C.P.L NO.114 No.27

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore